طبع اوّل ——— گیلانی الیکٹرک پریس لاہور ۱۹۴۲ء

طبع دوم ——— رتن پریس دہلی ۔ ۱۴ر نومبر ۱۹۵۵ء

شائع کنندہ ——— مہتہ امرناتھ موہن ایڈوکیٹ شکتی نگر دہلی

خوشنویس رائے زادہ سنت رام بالی دہلی

کتاب ملنے کا پتہ

مصنف یا دیہاتی پُستک بھنڈار

چاوڑی بازار ۔ دہلی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جُملہ حقوق بحقِ مُصنّف محفوظ

دیہاتی دُنیا

سلیس اُردو زبان میں نظموں کا ایک مجموعہ

جِس میں

دیہات اور دیہاتیوں کی اِصلاح کی مُتعلِقہ تمام ضروری

باتوں کو سیدھے سادے شاعِرانہ انداز میں پیش کیا گیا ہے،

از

مہتہ امرناتھ موہن بی اے ایل ایل بی، مُنشی فاضل ایڈووکیٹ

شکتی نگر۔ دہلی

طبع دوم ایک ہزار

قیمت فی جلد تین روپے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نذر

میں یہ کتاب اپنے ان زمیندار بھائیوں کی نذر کرتا ہوں جن

کے درمیان میں نے اپنی زندگی کے چالیس بہترین سال گزارے

مہتہ امرناتھ موہن ایڈوکیٹ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تاریخ پیدائش - ۹ مارچ سنہ ۱۸۸۴ء

آبائی وطن - ڈھریالہ جالپ تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم

تاریخ ترکِ وطن از مقام لاہور - ۹ اگست ۱۹۴۷ء

یہ اوراق گاؤں کی چوپال کا نقشہ ہیں -
رنگ دیہات کا دہقان کی دنیا ہیں
اس کے غم خانے میں روشن ہاریوں کی خوشیوں کا چراغ
اس کے مسودۂ حیات کا شاہد بھی ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فہرست مضامین

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پیش لفظ

یہ دُکھ کی داستان یہ غم سے بھرا بیان   دیہاتیوں کے حال پہ یہ آہ یہ فُغان
اِک دل جلے کے دل سے ہے نکلی ہوئی پکار   ممکن ہے کہ سکے یہ کسانوں کا کچھ سُدھار

اِس نئے ایڈیشن میں نظموں کو نئی ترتیب دی گئی ہے اور بہت سا نیا مسالا اور کئی نئی نظمیں بڑھا دی گئی ہیں۔ اِس نئے ایڈیشن کے بھی وُہی دو حِصّے ہیں۔ پہلے حِصّے کی زبان زیادہ سلیس ہے اور صرف چند نظمیں ہیں جو اس نئے ایڈیشن کے دوسرے حِصّے کے مضمونوں پر روشنی ڈالتی ہیں۔ دوسرے حِصّے کو اس کتاب کی جان سمجھنا چاہئے کیونکہ اس حِصّے میں دیہات سے تعلّق رکھنے والے مُختلف امُور پر تفصیل سے خیال آرائی کی گئی ہے۔ پہلے حِصّے میں "گاؤں کی رانی" اور دوسرے حِصّے میں "راوی کی رانیاں" کے زیرِ عنوان دیہات کا قدرے روشن پہلو بھی پیش کیا گیا ہے۔ جہاں تک ممکن ہوسکا زبان سادہ سلیس اور عام فہم برتنے کی کوشش کی گئی ہے اور خاص طور پر خیال رکھا گیا ہے کہ کتاب کو اتنا دلچسپ اور پسندیدہ بنایا جائے کہ دونوں اچّھے لکھے پڑھے اور معمُولی شُدبُد والے عام اس سے کہ وہ شہری ہوں یا دیہاتی ان نظموں سے یکساں پُورا پُورا فائدہ اُٹھا سکیں۔ اِضافتوں کا اِستعمال نہایت کم بلکہ نفی کے برابر ہے جس کی وجہ سے یہ نظمیں اور بھی عام بول چال کے مطابق ہو گئی ہیں اور یہ وہ جِدّت اور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُردو زبان میں نظمیں لکھنے کا وہ نرالا ڈھنگ ہے جس کی اُمید ہے کہ ہر طرف سے عموماً اور اربابِ سخن کی طرف سے خصوصاً داد دی جائے گی۔ بعض جگہ جان بُوجھ کر شعریت کو موضوع کی نوعیت پر قربان کرنا پڑا اور اس کے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ لہٰذا مصنّف کو امید ہے کہ مصنّف کی مجبُوریوں کو نگاہ میں رکھتے ہوئے ادبی نقّاد مصنّف کو یہ طریقہ اختیار کرنے سے معذُور سمجھیں گے۔

جن بھائیوں کے لِئے یہ نظمیں لکھی گئی ہیں امید ہے کہ وہ انھیں پُورے شوق سے پڑھیں گے اور گاؤں کے چوپال میں ناخواندہ بھائیوں کو پڑھ کر سُنائیں گے۔ اس سلسلے میں اگر دیہاتی اصلاح کا کچھ کام شروع ہوا تو مصنّف سمجھے گا کہ جس ادیش کو مدِّ نظر رکھ کر یہ محنت اور کاوش اٹھائی گئی وہ پُورا ہو گیا۔ لہٰذا مصنّف ان لفظوں کے ساتھ "دیہاتی دنیا" کو دیہاتی دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اس کتاب کی تیاّری میں مصنّف نے مسٹر ایف۔ ایل برین صاحب بہادر کی انگریزی کتاب "رُورل اپ لِفٹ" (RURAL UPLIFT) سے بھی استفادہ کیا جس کے لِئے مصنّف ان کا شکریہ ادا کرتا ہے۔

مُصنّف

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیباچہ

(۱)

کسی قوم یا جماعت کو غفلت کی نیند سے جگانے کے لئے اکثر یہ تدبیر کی جاتی ہے کہ اُسے اس کی موجودہ حالت کی کمزوریاں دکھا کر ان کمزوریوں کو رفع کرنے کی ترغیب دی جائے۔ اس کے بعد جب کچھ بیداری پیدا ہو جائے تو وہ مرحلہ آتا ہے کہ جماعت کو جد و جہد کے لئے اُبھارنے کے لئے ان خوبیوں کا ذکر کیا جاتا ہے، جو قدرت نے اس جماعت سے مخصوص کی ہوئی ہیں تاکہ وہ حوصلے کے ساتھ اپنی منزل کی طرف بڑھے۔ ہمارے دوست مہتہ امرناتھ موہن صاحب بی۔اے، ایل ایل بی کی کتاب "دیہاتی دنیا" ہمارے ملک کے کسانوں کو بیدار کرنے کے لئے لکھی گئی ہے۔ فاضل مصنّف کا روئے سخن زیادہ تر شمالی ہند کے کسانوں کی طرف ہے اور اسی لئے انھوں نے اپنے دیہاتی بھائیوں کو اس اردو نظم کے ذریعے ترقّی کا پیغام دیا ہے۔ زبان کی سادگی کا عموماً خیال رکھا گیا ہے تاکہ وہ لوگ جن کو مخاطب کیا گیا ہے اس کتاب سے بآسانی فائدہ اُٹھا سکیں۔

مہتہ صاحب ایک موہیال برہمن خاندان سے ہیں۔ موہیال برہمنوں کی ایک شاخ کا نام "موہن" ہے۔ موہیال برہمن دو باتوں میں دوسرے برہمنوں سے امتیاز رکھتے ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ ایک جنگی قوم ہیں۔ دوم یہ کہ زراعت پیشہ ہیں اور پروہت کا کام نہیں کرتے اور دان پُن کسی سے نہیں لیتے۔ ان برہمنوں کی ایک اور خصوصیت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ بھی ہے کہ ان کی روایات میں یہ مشہور ہے کہ ان کے بزرگ قدیم زمانے میں ہندوستان سے جا کر عرب میں مقیم ہو گئے تھے اور واقعۂ کربلا میں انھوں نے امام حسین کا ساتھ دیا تھا اور ان کی طرف سے یزید کی فوجوں سے لڑے تھے۔ اِسلئے اس قوم کا دائرۂ ہمدردی دوسرے برہمنوں سے زیادہ وسیع ہے۔ کسانوں کی خستہ حالی کو دیکھ کر مہتہ صاحب کی رگِ حمیّت پھڑک اٹھی اور کسانوں کو ترقّی کی طرف مائل کرنے کے لئے اُنھوں نے قلم اُٹھایا۔ طبیعت موزوں پائی تھی۔ اِس لئے ان کے خیالات اور ہدایات منظوم ہو گئے۔ نصیحت ایک خشک مضمون ہے اور نصیحت آمیز نظم میں شوخی یا رنگینی کی امید کم ہوتی ہے مگر مہتہ صاحب کی نظم کے بہت سے حِصّے داد طلب ہیں کہ ان کی شاعرانہ طبیعت کہیں کہیں سادہ اشعار میں رنگ بھرنے میں کامیاب ہوئی۔ مثلاً یہ شعر ملاحظہ ہوں۔ مہتہ صاحب گاؤں والوں کو سمجھا رہے ہیں کہ عورتوں سے اُپلے تھاپنے کا کام نہیں لینا چاہیئے ؎

تُم اُپلے تھاپنے کا نہ لو عورتوں سے کام — پھُولوں کی زندگی نہ کرو گندگی میں حرام
وہ ہاتھ جن پہ پیار کے جذبے نثار ہوں — پھُولوں کے گجرے جن کی لطافت پہ بار ہوں
گوبر کے بھاری ٹوکرے سر پر دھریں وہ ہاتھ — عورت کی منزلت کی صفائی کریں وہ ہاتھ!
عورت کی بَین کرتی ہیں نازک کلائیاں — بھرتی ہیں وہ تمھارے ستم کی دُہائیاں!
جن گیسوؤں میں چاہئیں موتی جڑے ہوئے — ان میں ہوں آہ! اُپلوں کے ریزے اڑے ہوئے
ایسے لطیف ہاتھ اور ایسا کثیف کام! — کِس دِن کا مرد نے لیا عورت سے انتقام!

یا پھُولوں اور بچّوں کی تعریف کے یہ تین چار شعر دیکھئے ؎

دو چیزیں ہیں جہان میں خوبی کا انتخاب — رکھتی نہیں ہیں ان کی دلاویزیاں جواب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِک پھول ہیں کہ جن سے ہے زینت جہان کی   بستی کی، کائنات کی، گھر کی، مکان کی
اور دوسرے وہ بچّے ہیں چالاک و تندرست   پھرتیلے صاف ستھرے طبیعت کے چاق و چست
یہ دونوں آنکھوں کو ہیں چمکاتی زینتیں   یہ چلتی پھرتی زینتیں، لہراتی زینتیں

اس کتاب کے دو حِصّے ہیں۔ پہلے حِصّے کی زبان زیادہ سلیس ہے اور اس میں سیدھی سادی نصیحتیں ہیں جیسے گاؤں کی صفائی، پانی کے تالابوں کو بہتر بنانے کی ضرورت، گاؤں کی نالیوں کی درستی، گھروں میں روشن دانوں کی اہمیت۔ لڑکیوں کی تعلیم پر ایک باب منظوم کیا گیا ہے اور کسان کو یہ سمجھایا گیا ہے کہ اگر وہ ان نصیحتوں پر عمل پیرا ہو تو اس کی حالت بہت بہتر ہو جائے۔ شاعر کسان سے کہتا ہے ؎

غور سے سُن کچھ میری باتیں   کر لے اب اگر اپنی راتیں

تیرے پاس خزانے ہونگے   چارا ہوگا دانے ہونگے
رنگا رنگ کے کھانے ہونگے   کملے تیرے سیانے ہونگے

تیری جان نہ سستی ہوگی   تیری بستی بستی ہوگی

اس کے بعد مُختلف بابوں میں گاؤں کی خاص ضروریات کی طرف توجّہ دلائی ہے یعنی کھاد کے لئے گڑھے بنانا، گوبر کو جلانے کی جگہ اس کو کھاد کے طور پر استعمال کرنا، کیارہ بندی کرنا، بکھرے کھیتوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنا، شاملات دیہہ کو سب کی مشترکہ ضرورتوں کے لئے استعمال کرنا، چوہوں اور دیگر ضرر رساں جانوروں کو کھیتوں سے دور رکھنا یا اگر آگھُسے ہوں تو انھیں وہاں سے نکالنا، سبزی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ترکاری کی کاشت کو حقیر نہ سمجھنا، چیچک اور دوسری وبائی بیماریوں سے بچے رہنے کی تدابیر اور اسی طرح کے بہت سے مفید مضامین پر نظمیں لکھی گئی ہیں جن پر عمل دیہات کے باشندوں کے لئے یقیناً نافع ہے۔

ایک باب "سورگ دھام" کے عنوان سے لکھا ہے جس میں ذیل کے اشعار عورتوں کے متعلق بہت درد بھرے ہیں ؎

یہ لونڈیاں نہیں یہ گھروں کی ہیں رانیاں — دنیائے بے وفا میں وفا کی کہانیاں
بندوں پہ رب کی بھیجی ہوئی مہربانیاں — عورت کے روپ میں ہیں حق آکاش بانیاں
کلجگ میں دھرم کرم کی زندہ نشانیاں — چھوتی ہیں جن کے چرن کنول کامرانیاں
افسوس ان کو سمجھا گیا اس قدر حقیر — جس کا خیال کرتے ہی لگتے ہیں دل پہ تیر!

گھروں میں کھڑکیاں رکھنے پر ایک علیحدہ باب ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ دھوپ اور ہوا کا گزر کمروں کے اندر ہونا صحت کے لئے مفید ہے۔ گاؤں کے اکثر مکانوں کا نقشہ ان دو اشعار میں بالکل درست کھینچا گیا ہے ؎

باہر لگی ہیں ان کے غلاظت کی ڈھیریاں — آفات جن کے گرد لگاتی ہیں پھیریاں!
اور اندر ان مکانوں کے چھائی ہیں ظلمتیں — دامن میں ظلمتوں نے چھپائی ہیں ظلمتیں

سب سے آخر کی نظم میں جو نصیحت کسان کو محنت اور جفاکشی پر مائل کرنے کے لئے کی گئی ہے وہ خصوصیت سے قابلِ قدر ہے۔ فرماتے ہیں ؎

جو محنتی ہے سب سے بڑا آج ہے وہی — گھر کی، وطن کی، ملک کی بس لاج ہے وہی
پیشوں میں سب سے اچھا ہے پیشہ کسان کا — ان داتا ہے کسان ہی سارے جہان کا

امید ہے کہ جس طبقے کے فائدے کے لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے وہ طبقہ اس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کی ہدایات پر عمل کر کے دیہاتی دنیا کی ترقّی کی کوشش کرے گا۔ دیہات کی بہتری ہمارے ملک کی بہتری ہے کیونکہ ہماری آبادی میں اسّی فی صدی سے زیادہ لوگ دیہات کے رہنے والے ہیں۔

دیہات کی اصلاح کی طرف پنجاب میں جو توجّہ ہوئی ہے اُس کے آغاز کا سہرا مسٹر الیف ایل برین صاحب بہادر کے سر ہے۔ فاضل مصنّف کو اُن کی کتاب سے جو انھوں نے دیہات سدھار کے مضمون پر انگریزی میں لکھی اور جس کا بعد میں اُردو میں بھی ترجمہ شائع ہوا ہے، اپنی کتاب کے تیّار کرنے میں بہت مدد ملی ہے۔ مگر مہتہ صاحب نے ان خیالات کو اپنا لیا ہے اور اپنے اندازِ بیان سے دلچسپ بنا دیا ہے۔ اس کے علاوہ کئی نئے مضامین بڑھائے ہیں۔ اِس طرح وہ مفید پرچار جسے برین صاحب نے جاری کیا تھا اِس کتاب کے ذریعے چُپکے چُپکے ہوتا رہے گا۔ اس لحاظ سے یہ کتاب اس قابل ہے کہ تمام وہ محکمے اور سب وہ جماعتیں جو کسانوں کی بہتری کے لئے کوشاں ہیں، اس کی اشاعت کے عام کرنے میں مدد دیں اور مصنّف کی حوصلہ افزائی کریں؛

عبد القادر

دیہاتی دُنیا

(۲)

دیہاتی دُنیا" کی نظموں کا یہ مجموعہ میں نے پڑھا، بار بار پڑھا اور پڑھنے کی طرح تنقیدی نگاہ سے پڑھا۔ دیہاتی مسائل اور کھیتی باڑی کے خشک اور بے مزہ مضامین کو محترم مہتہ امر ناتھ نے اپنی پختہ مشقی اور غیر معمولی قدرتِ بیان کے زور پر شاعری کے جس خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے اسے دیکھ کر ان کی شاعرانہ قابلیت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ دیہات سدھار تحریک کے تمام مسائل کو جس ہمہ گیر نقطہ نگاہ سے انھوں نے شعر بند کیا ہے اور جس رنگین انداز میں کیا ہے مَیں کہہ سکتا ہوں کہ نہ صرف اردو زبان بلکہ ہندوستان کی دو سو پچاس زبانوں کی شاعری اس مجموعے کی مثال نہیں پیش کر سکتی۔ یقیناً شاعر شیوا بیان کا دماغ فولادی عناصر سے بنا ہے جس نے اس پتھریلی اور بنجر زمین کو اپنی حیرت انگیز طاقتِ فکر سے پانی بہا کر گلزارِ پُر بہار بنا دیا ہے۔ رنگین خیالات کو نظم کر دینا کسی شاعر کے لئے مشکل نہیں مگر خشک اور دیہات کے بے مزہ اقتصادی مسائل کو خوشگوارِ سماعت بنا دینا ہر ایک کا کام نہیں۔ اس لئے آج تک اردو شاعری کا دامن اس قسم کی مفید نظموں سے خالی نظر آتا ہے۔ یہ کرامت مہتہ امرناتھ صاحب کا حِصّہ بن چکی تھی۔ وقت نے اس امانت کو انجام کار ان کے سپرد کر دیا ۔

تاجور

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(۲)

دیہات کے مناظر کی دل کشی مسلّم ہے۔ ہرے ہرے کھیتوں اور سایہ دار درختوں کی بہار، صاف شفّاف نہروں کی اٹکھیلیاں اور ان کا نکھار، طلوع و غروب آفتاب کی جلوہ نمایاں، طیورِ زمزمہ پرداز کی نغمہ آرائیاں، وسیع میدانوں میں چاندنی راتوں کی سیم پاشی، شفق آلود فضاؤں میں دستِ قدرت کی نقاشی۔ گویا قسّامِ ازل کی تمام فیاضیاں دیہات کے لئے وقف ہیں۔

لیکن دیہات کی آبادی میں قدم رکھتے ہی جہنم کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ قدم قدم پر کوڑے کرکٹ کے انبار، گلیوں اور مکانوں کے قریب ہی جابجا غلاظت کی بھرمار، تنگ مکان جن میں نہ روشنی نہ ہوا کا گزر، اُپلوں سے پٹے ہوئے دیوار و در، آوارہ کتّوں کے گروہ، مکھیوں اور مچھّروں کے انبوہ، متعفن ہوائیں، جہالت آلود صدائیں، عورتیں غلیظ اور زرد رُخسار، بچے نحیف اور بیمار، غرض ہمارا گاؤں ایسے ناپسندیدہ مناظر دکھاتا ہے کہ انسان اس میں دوبارہ قدم رکھنے سے گھبراتا ہے۔

یہ ہمارے وطن کی حالت ہے۔ ترقّی یافتہ ملکوں کے دیہات شہروں سے زیادہ دلکش اور نظر نواز بتلائے جاتے ہیں۔ بحالاتِ موجودہ گاؤں کی حالت کو سدھارنا حکومت اور اہلِ وطن کا فرض ہے۔ اسی جذبہ سے متاثر ہو کر مہتہ امرناتھ موہن صاحب بی۔اے، ایل ایل۔بی نے نظم کی وہ شاندار کتاب لکھی ہے جس کا مصرع مصرع جواہرات میں تولنے کے لائق ہے۔ دیہات اور کسان کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

موجودہ حالت کو جس ہمدردانہ اسلوب میں بیان کیا گیا ہے اس کے بیان کرنے میں قوّتِ بیان قاصر ہے۔ نقائص کو حیرت انگیز تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے اور اصلی حالات کی منہ بولتی تصویر کھینچ کر رکھ دی گئی ہے۔ پھر سُدھار کے مسلّمہ وسائل و ذرائع کو اس خوبی کے ساتھ نظم کیا ہے کہ بے علم گنوار بھی اس کے سمجھنے میں قاصر نہ رہے۔ غرض دیہات کے متعلق تمام مسائل کا بیان ایسے دلچسپ پیرایہ میں صورت پزیر ہوا ہے کہ حقیقت میں افسانہ کی جاذبیت پیدا ہو گئی ہے۔ پھر نظم کی دل آویزی سونے پر سہاگہ کا کام کر رہی ہے۔

یہ بڑا محنت طلب کام تھا۔ ہہنہ صاحب کے کاوش پسند قلم نے سنگِ خارا میں وہ بیل بوٹے کندہ کر دیئے ہیں کہ ان پر فصلِ بہار کی پھلواڑی کا گمان ہوتا ہے۔ مضامین کی نوعیت بتلا رہی ہے کہ اس نظم کے اتمام میں انھیں کس قدر کاوش کرنا پڑی ہوگی۔ اس غیر شاعرانہ مضمون کو شاعرانہ انداز میں اس طرح ڈھال دیا گیا ہے کہ تمام نظم میں آمد ہی آمد کی شان نظر آتی ہے۔ سلاست اور روانی میں یہ نظم آبدار اپنی نظیر آپ ہے۔ اس طویل مجموعہ کا کوئی صفحہ اُلٹ لیجیئے الفاظ و معانی کے لولوئے آبدار بصد حسنِ لطافت غلطاں و درخشاں نظر آئیں گے۔

کسان کو فیوضِ قدرت سے متمتع ہونے کی تلقین کرتے ہوئے ایک حقیقتِ عظمیٰ کا اظہار دو بے تکلّف مصرعوں میں کس خوبی سے کیا گیا ہے سہل ممتنع اسی کا نام ہے ؎

قدرت کے فیض عام کے ہیں در کھلے ہوئے
یہ در ہیں صبح و شام برابر کھلے ہوئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شاملاتِ دیہہ کے مضمون میں یہ شعر کتنا جامع اور اثر انگیز واقع ہوا ہے
اسے پڑھ کر گولڈ سمتھ کا "اُجڑا گاؤں" یاد آجاتا ہے ؎

دولت کے جو نشان تھے ہیہات مٹ گئے ۔۔۔ مِٹنے سے شاملات کے دیہات مٹ گئے

چوہوں کی مضرّت رسانی کا بیان اس برجستہ شعر سے شروع کیا گیا ہے جو لطافتِ بیان اور صنعتِ سیاقتہ الاعداد کا مرقع ہے ؎

چوہے کہاں ہیں فصل کے یہ حصّہ دار ہیں ۔۔۔ دو تین، چار پانچ نہیں، بے شمار ہیں

کسان کو بارش کے پانی سے استفادہ کرنے کی نصیحت میں یہ شعر نکتہ گوئی قادر الکلامی اور برجستگی کی تصویر ہے ؎

بے کار کوئی قطرہ جب اس کا نہ جائے گا ۔۔۔ بنجر زمین کو چمنستان بنائے گا

دیہات کے گھروں کا جو نقشہ کھینچا ہے اس میں محاکات کا حق ادا کر دیا گیا ہے۔ طوالت کا خوف مانع ہے۔ اِس لئے صرف دو شعروں پر اکتفا کرتا ہوں ؎

جن میں گزر ہوا کا نہ کچھ روشنی کو بار ۔۔۔ ہر ایک گھر ہے گور کی مانند تنگ و تار
انساں کی بود و باش کے قابل وہ گھر نہیں ۔۔۔ ہر وقت جس میں تازہ ہوا کا گزر نہیں

گاؤں کی شکستہ حالی کی طرف اِن سطور کے آغاز میں اشارہ کیا گیا ہے اگر پوری تصویر دیکھنا چاہیں تو اس کتاب کی نظم "گاؤں کی سیر" ملاحظہ فرمائیں پنجاب کے گاؤں کا اس سے صحیح تر نقشہ اور کہیں نظر نہ آئے گا۔

میری نظر میں یہ منظوم نسخہ دیہاتیوں کے لئے نسخۂ اکسیر ہے۔ دیہات میں اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونی چاہیئے۔ سکولوں کے بچے اِسے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بار بار پڑھیں اور گائیں۔ پڑھ پڑھ کر لوگوں کو سُنائیں۔ گاؤں کے چوپال میں بے ہودہ راگ رنگ اور گپ شپ کے بجائے (یا اس کے ساتھ ساتھ) اس کتاب کی نظمیں پڑھی اور گائی جائیں۔ اگر یہ بندوبست ہو جائے تو غیر اغلب نہیں کہ اس کے مضامین دیہاتیوں کے دلوں پر اثر کریں اور وہ اپنی حالت اس نظم مصفّا کے آئینے میں دیکھ کر اسے بدلنے پر مستعد ہو جائیں۔ خدا کرے ایسی صورت ضرور ہو اور مہتہ صاحب کی سعی مشکور ہو۔

جگن ناتھ آزاد ایم اے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri
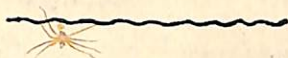
دیہاتی دنیا کے لئے

حفیظ کا گیت

مہتہ جی نے پھول کھلائے
ایسی شور زمینوں میں
کیوں نہ مسرت دھوم مچائے
معنی کے گلچینوں میں

بھارت کی دیہاتی دنیا
ایسے ڈھنگ سے بستی ہے
جس پر آتی جاتی دنیا
سو آوازے کستی ہے

دیہاتوں کے بسنے والے
آپ ہی کانٹے بوتے ہیں
آپ ہی پھر یہ بھولے بھالے
آٹھ آٹھ آنسو روتے ہیں

کس کو پروا، کس کو فرصت
کون ان کا دکھ دور کرے
نرک میں گائے سورگ کی دھرپت
دل ان کا مسرور کرے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دُنیا بھرنے، دُنیا بھر میں — کوشش کے ہل جوتے ہیں
یہ ہیں گھاٹ پہ اور نہ گھر میں — بیچ اُدھر میں سوتے ہیں

پنڈت مُلّا عاقل سیانے — روتے ہیں اِس حالت پر
لاکھ اس ابر نے تنبو تانے — مینہ برسا نہ جہالت پر

لیکن مہتہ جی نے ہُنر سے — ایسی راہ نکالی ہے
یہ وادی بھی جس کے اثر سے — جنّت بننے والی ہے

چلنا پڑا ہے مہتہ جی کو — ٹیڑھی ٹیڑھی راہوں میں
ڈھونڈا ہے شاعر نے خوشی کو — آنسوؤں میں اور آہوں میں

انشاءاللہ آپ کی محنت — دشت میں پھول کھلائے گی
دیہاتی دنیا کی بدولت — دُنیا راحت پائے گی

حفیظ جالندھری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیہاتی دُنیا

ابتر ہے اپنے مُلک میں حالت کسان کی
بیگار کا نمُونہ ہے محنت کِسان کی

بیگار تو کبھی کبھی ہوتی ہے رُونما
ہے محنتِ دوام مُشقّت کِسان کی

اب تک کوئی وکیل نہ آیا بروئے کار
کرتا جو صدقِ دل سے وکالت کِسان کی

آخر یہ اوج مہتہ امرناتھ کو ملا
دیکھی گئی نہ اُن سے فلاکت کِسان کی

محنت کے باوجود بھی رہتا ہے تنگ دست
ہے خواب یا خیال فراغت کِسان کی

ناقص غذا، لباس ندارد، مکاں خراب
بِگڑی رہے نہ کس لئے صحت کِسان کی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

باعث جو اس کا پُوچھیے تو اور کچھ نہیں
غفلت ہی کچھ تو کچھ ہی جہالت کِسان کی

کیا خوب کام شاعرِ خوش ذوق نے کیا
اس کام سے عیاں ہی محبّت کِسان کی

اشعارِ دل نشیں میں انھوں نے دکھائی ہے
نوکِ قلم سے کھود کے دولت کسان کی

گر کاربند ان کی ہدایات پر ہُوا
پھر جاگ کر نہ سوئے گی قسمت کِسان کی

محروم یہ وہ نسخہ ہے بہتریں اگر اسے
سونے کی کان ہو گی زراعت کِسان کی

پروفیسر تلوک چند محروم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پہلا حصّہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خدمتِ اِنسان کا جذبہ تری گھُٹّی میں ہے
زِندگی سارے زمانے کی تری مُٹھّی میں ہے

کِسان سے

اے سارے جگ کے اَن داتا
اِک دُنیا سے تیرا ناتا
مخلُوقات خُدا کی ساری
تیرے دروازے کی بھکاری
بھُوکا رہ کر پیاسا رہ کر
گرمی سہہ کر جاڑا سہہ کر
یکساں دوست اور دُشمن پالے
دے دے کر جاں بخش نوالے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ریزے تیرے دسترخواں کے
تحفے ہیں وہ مُلکِ جناں کے
تیرے کھیت کی پیداواریں
رحمت کے چشمے کی پھُواریں
ہستی کے گلُشن کی بہاریں
جیون کے سوتے کی دھاریں
مُونگ، ماش، تِل، دھان، کچالُو
لہسن، ادرک، دھنیا، آلُو
گیہوں، مکّی، چاول، چینا
جِن سے ہے اِنسان کا جینا
گنّا، گوبھی، موُلی، گاجر
خربُوزہ، تربُوز، ٹماٹر
میٹھی میٹھی سیم کی پھلیاں
ہری ہری مصری کی ڈلیاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ساری نعمتیں تیرے دَم سے
جیتے ہیں سب تیرے کرم سے

ہیں وہ تری بلوان بھجائیں
کریں جو کال کی دُور بلائیں

رمزِ حکومت جاننے والے
نبضِ جہاں پہچاننے والے

راجا، راوَل، راؤ، رانا
عالِم، اَن پڑھ، مُورکھ، دانا

شُور بیر، یودھا، بل دھاری
دیش اُپکاری، پر اُپکاری

میتھے می ٹیشن[1]، پالیٹیشن[2]
سرجن، وید، حکیم، فزیشن[3]

ویدوں، اُپنشدوں کے حامل
گیان میں کامل، دھیان میں کامل

---

[1] حساب دان [2] سیاست دان [3] ڈاکٹر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چندر بنسی شان کے مالک
سُورج بنسی آن کے مالِک

ہر مُشکل سُلجھانے والے
ڈُوبتی پار لگانے والے

خنجر کے، تلوار کے بیٹے
تیروں کی جھنکار کے بیٹے

درباروں کو سجانے والے
مُلک کی شان بڑھانے والے

مور، مَلخ، چوپائے، حیوان
سب تیری بخشش پر نازاں

جب اُس نے برہمانڈ رچایا
سب سے پہلے تجھ کو بنایا

پِھر بھی اَبتر حال ہے تیرا
شامت نے ہے تجھ کو گھیرا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گھر جس میں ہے تیرا بسیرا
گھر ہے وہ دُکھ درد کا ڈیرا

رات اندھیری، دن بھی اندھیرا
ایک سا تیرا سانجھ سویرا

غور سے سُن کچھ میری باتیں
کر لے اُجاگر اپنی راتیں

پھر تو یوں کنگال نہ ہو گا
تیرے گھر میں کال نہ ہو گا

ہو گا تیرے بھاگ کا تارا
سب سے اونچا سب سے نیارا

تیرے پاس خزانے ہوں گے
چارا ہو گا، دانے ہوں گے

رنگا رنگ کے کھانے ہوں گے
کملے تیرے سیانے ہوں گے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سونا ہو گا، چاندی ہو گی
دولت تیری باندی ہو گی

تیری جان نہ سستی ہو گی
تیری بستی، بستی ہو گی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

صفائی کی برکتیں

اک پتے کی تجھ کو سناؤں
تیرے بھلے کی تجھے بتاؤں
سکھ کی سیدھی راہ دکھاؤں
تیری بگڑی ہوئی بناؤں

گھر یہ گندہ مت ہونے دے
سو کی یہ اک بات سمجھ لے
پھر کوئی بیمار نہ ہوگا
گردن توڑ بخار نہ ہوگا

دکھیا اور ناچار نہ ہوگا
گاؤں میں ہاہاکار نہ ہوگا
ہیضہ اور مروڑ نہ ہوں گے
ان کے یہ گٹھ جوڑ نہ ہوں گے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گاؤں کا پتلا حال نہ ہوگا
روگوں کا یہ جال نہ ہوگا
مکھی کے جنجال نہ ہوں گے
مچھر کے سُرتال نہ ہوں گے
چوہے، پسّو، کھٹمل، مچھر
باندھ کے اپنا بوریا بِستر
بستی بستی سے بھاگیں گے
بھاگ کِسانوں کے جاگیں گے
غم کے بادل چھٹ جائیں گے
دُکھ کے بندھن کٹ جائیں گے
صِحت ہی پھر راج کرے گی
سدھ تیرے سب کاج کرے گی
دُکھ کے گڑھ برباد کرے گی
اُجڑوں کو آباد کرے گی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

برسیں گے آکاش سے موتی
سُکھ کی جلے گی گھر گھر جوتی

گاؤں مگر ہو صاف تو کیسے؟
جس پر رُوپے لگیں نہ پیسے

ٹال مٹول یہ کیوں کرتا ہے
بن آئی تو کیوں مرتا ہے؟

کھود گڑھا اِک ایسی جگہ پر
جس سے ہو کچھ دُور تیرا گھر

کافی ہو جس کی لمبائی
ایک سی گہرائی چوڑائی

کوڑا کرکٹ گوبر گھر کا
ایک جگہ پر کرکے اکٹھا

بھا کر اس میں ڈال دے سارا
دُکھ بستی سے ٹال دے سارا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جب یہ گڑھا ہو جائے مُکمّل
کام یہ کر لے سب سے اَوّل (ق)

اُوپر سے اس کو لِپوا دے
نیا گڑھا اور اِک کُھدوا لے

جب بَن جائے کھاد یہ گوبر
کھیت میں اس کو پھینک اُٹھا کر

گوبر جب یُوں بند رہے گا
بستی میں آنند رہے گا

خُوشی منائیں گے نرناری
دُور رہے گی ہر بیماری

ٹُوٹیں گے سب تیرے بندھن
اُجلے ہو جائیں گے تَن، مَن

لکھشمی آئے گی کرتی چھَن چھَن
مِٹ جائے گی تیری دھڑکن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گند کے یہ ذرّے ہیں ہلاکو
اُڑتے ہوئے ہیں چھریاں چاکو

دُشمن ہیں یہ جاندّاروں کے
قاتل ہیں یہ بیماروں کے

جب یہ گھاٹک قید رہیں گے
دُکھ سارے نا پید رہیں گے

کہیں یہ اُڑ کر جا نہ سکیں گے
بیماری پھیلا نہ سکیں گے

کنوؤں میں داخل زہر نہ ہوگا
گاؤں پہ نازل قہر نہ ہوگا

پینے کا یہ گندہ پانی
بپتا ڈھاتا ہے من مانی

اگر نہ تُو نے میری مانی
پھر جائے گا گاؤں پہ پانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لیکن جب ہو جائے گا یہ جَل
صاف، مُصفّا، سُتھرا، نِرمَل

موت نہ قتلِ عام کرے گی
بِن آئی خلقت نہ مرے گی

بِپتا کی یہ رام کہانی
ہو جائے گی آنی جانی

سُکھ سے سارے لوگ جئیں گے
خُون کے یہ آنسُو نہ پئیں گے

پھر جائیں گے دِن گھر گھر کے
عُمر نہ بیتے گی مر مر کے

کھانے کی یہ چیزیں ساری
حَلوا، بھاجی، کانجی، کاری[1]

سبزی، آٹا، پھل، ترکاری
مکھّن، دُودھ، پنیر، نہاری

[1] انگریزی CURRY

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اَمرت بن جائیں گی ساری
گاؤں سے بھاگے گی بیماری
پھر کوئی کنگال نہ ہو گا
دُکھیا اور نِڈھال نہ ہو گا
سُکھ کی نیند خُوشی کی راتیں
پھر نہ رہیں گی دُکھ کی باتیں
نفع تجھے اِک اَور مِلے گا
سُن لے وہ کِس طَور مِلے گا
کھاد کی تُجھ کو مِلے گی مایا
یُوں پلٹے گی تیری کایا
گوبر گڑھے میں بند نہیں ہے
سُن بھائی! یہ گند نہیں ہے
سوُرن کا یہ بھنڈار ہے تیرا
اَپت کال کا یار ہے تیرا

لہ سونا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سونے چاندی کے یہ خزینے
تیری خوشحالی کے ہیں زینے
جس مایا کی خاطر پیارے
پھرتی ہے دُنیا مارے مارے
ہے وہ تیرے گھر کے اندر
ڈھونڈھ اُسے گوبر کے اندر
میری بات بٹھا لے دِل پر
یہ اِک بات ہے سو کے برابر
بھوک، غریبی، دُکھ، بیماری
رونا دھونا، گریہ زاری
سوگ، سیاپا، ہٹّس، خواری
درد، مصیبت، غم، ناچاری
ہو جائیں گی خواب کی باتیں
دِن ہو جائیں گی تیری راتیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رکھ گوبر کی کھاد بنا کر
راکھ نہ کر سونا یہ جلا کر

چوُلھے میں اُپلوں کا جلانا
کھیتی کو ہے آگ لگانا

اپنا گھر ہے آپ لُٹانا

اپنی موت ہے آپ بُلانا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گاؤں کے تالاب

پانی کے تالاب یہ سارے
جڑ ہیں بیماری کی پیارے

ہیں یہ بلاؤں کے گہوارے
یا سانپوں کے کھلے پٹارے

جیتے ہیں جو ان کے سہارے
لوگ وہ ہیں قسمت کے مارے

ان سے بے پروائی کرنا
وقت سے ہے پہلے ہی مرنا

چلیں گی جس دم تیز ہوائیں
گرد سے اٹ جائیں گی فضائیں

پانی کے جتنے ہیں ذخیرے
ہولے ہولے دھیرے دھیرے (ق)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہو جائیں گے سب زہریلے
کالے کالے پیلے پیلے

سُکھ کا ہو جائے گا صفایا
دُکھ کا چھا جائے گا سایہ

تالابوں کی کر نگرانی
پینے کا رکھ ڈھک کر پانی

پھر مِٹ جائے گا ہر اِک خطرہ
نِرمل جل کا قطرہ قطرہ

زِندگی دینے والا ہو گا
بول رِسان کا بالا ہو گا

ظُلمت میں اُجیالا ہو گا
اُجیالا یہ نرالا ہو گا

صِحت گھر گھر راج کرے گی
دُکھ کے گڑھ تاراج کرے گی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گاؤں میں گائیں گے سب منگل
پی پی کر یہ جل، گنگا جل

گندہ سڑا پانی

گرد کنوئیں کے یہ گندہ پانی
آفت ڈھاتا ہے من مانی

کھڑا نہ رہنے دے یہ پانی
گاؤں کا ہے یہ دشمن جانی

لائے گا یہ آفت پر آفت
گاؤں میں مچ جائے گی قیامت

پیدا ہوں گے اس میں مچھر
اڑیں گے جو بن بن کر اژدر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لوگوں کو حیران کریں گے
بستی کو ویران کریں گے
گاؤں کا کام تمام کریں گے
ہر سُو قتلِ عام کریں گے

اس کو جان نہ امرت دھارا
موت کے ناگ کا ہے یہ پٹارا
رِس رِس کر دھرتی میں یہی جَل
آنکھوں سے ہو ہو کر اوجھل
کنوئیں میں پھر واپس جائے گا
اور پینے کے کام آئے گا
اِس سے زہر کا پینا بہتر
اِس جینے سے نہ جینا بہتر!
نالی پکّی ایک بنا کر
اس میں سے یہ زہر بہا کر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پھینک کہیں دُور اس کو جا کر
گاؤں کو اس کی زد سے بچا کر

روشندان

سُن تُو اور اِک بات ضرُوری
پوُری ہے یہ نہیں اَدھوُری
تیرے گھر کی شان نہیں ہے
اس میں رَوشندان نہیں ہے
ہو نہ جہاں دِن کو بھی اُجالا
غار ہے وہ گھر کالا کالا
کِیڑے ہیں جو بیماری کے
یہ سامان تری خواری کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ڈھونڈتے پھرتے ہیں یہ اندھیرا
تاکہ جمائیں اس میں ڈیرا
اور وہاں سے تیر چلائیں
چھپ کر گاؤں کی ڈھائیں بنائیں
ماریں گھات لگا کر گولی
چھپ کر دیکھیں خون کی ہولی
دوبھر کر دیں تیرا جینا
چلنا، پھرنا، کھانا، پینا
روشندان نہیں جس گھر میں
شام کا رنگ ہے اس کی سحر میں
کھٹمل، چوہے، پسّو، مچھّر
چھپکلیاں، سانپ اور چھچھوندر
قسم قسم کی بیماری کے
جراثیم ہیں اس میں اکٹھے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چلّے بیٹھے ہیں جو چڑھائے
تاریکی میں گھات لگائے
رات کو چمگادڑ اُڑ اُڑ کر
منڈلاتے ہیں تیرے سر پر
رَوشندان کا لے کے سہارا
حاصِل کر ان سے چھُٹکارا
چاہے گر آرام سے جینا
ڈھونڈھ کوئی جینے کا قرینہ!
دی ایشور نے تجھ کو بدّھی
کھُلی نہ تیرے دِل کی کھِڑکی
گھر ہے تیرا کالا کالا
کر نہ سکا تو اس میں اُجالا
اس میں کھڑکیاں کر کے رَوشن
قِسمت اپنی کر لے رَوشن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زینت کا زینہ

سُن اِک بات مری اے بھائی
اس میں ہے تیری ہی بھلائی

اپنے دِل سے وہم مِٹا دے
بیٹی کو تعلیم دِلا دے

بیٹی ہے بیٹے سے زِیادہ
ہر دم خِدمت پر آمادہ

دے اس کو جو اس کا حق ہے
اس سے یہ نفرت ناحق ہے

دل میں تیرے کیسا غَم ہے
لڑکی کیا لڑکے سے کم ہے؟

مال اس کو دے اور نہ زر دے
اس کے دِل کو رَوشن کر دے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بے بس، مورکھ، اَن پڑھ بیٹی
ہوتی ہے تقدیر کی ہیٹی
کُنبے بھر کو جاہل رکھے
اکھڑ رکھے، کاہل رکھے

شوہر کا دُکھ درد نہ سمجھے
گرم نہ سمجھے، سَرد نہ سمجھے
آپ ہی وہ اِنسان نہیں جب
آپ ہی وہ گنوان نہیں جب

بچّوں کو کیا سِکھلائے گی
کون سی مُشکل سُلجھائے گی؟
مورکھ ماں کے مورکھ بچّے
نِربل، کائر، عقل کے کچّے

تپلے بیماری کے بچارے
چیچک ماتا کے دُکھیارے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بے کینڈے، بے کار، نکھٹّو
بے پیندے، بھاڑے کے ٹٹّو

بے مطلب ہے جن کا جینا
چلنا، پھرنا، کھانا، پینا
ان کا مگر کچھ دوش نہیں ہے
ماتا پتا کو ہوش نہیں ہے
ہائے یہ بیچارے بچّے
ماتا پتا کے مارے بچّے
شکھشا اگر ان کو دی جاتی
اُنّت ہو جاتی پھر جاتی
دیس کی بگڑی ہوئی سنوَرتی
سورگ دھام بن جاتی دھرتی
بھارت کا وہ مان بڑھاتے
شان بڑھاتے آن بڑھاتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خود پڑھتے اَوروں کو پڑھاتے
کام بھی کرتے، نام بھی پاتے
مُلک کی آنکھ کا تارا ہوتے
کمزوروں کا سہارا ہوتے

ان میں سینکڑوں ہوں گے نیتا
گاندھی[1]، نہرو[2][3]، تلک[4]، سوچیتا[5]
مالوی[6]، گوکھلے[7]، نیڈو[8]، سپرو[9]
لاجپت[10] اور پٹیل[11] اور کچلو[12]
قدوائی[13]، آزاد[14]، مکرجی[15]
چیٹرجی[16]، سوبھاش[17]، بنرجی[18]
لیکن ان کو کس نے بگاڑا
کس نے اپنا باغ اُجاڑا؟ (ق)
تو نے او ستتان کے دُشمن!
ہندوستان کی شان کے دُشمن!

---

[1] مہاتما گاندھی [2] جواہر لال نہرو [3] بال گنگا دھر تلک [4] سوچیتا کرپلانی [5] مدن موہن مالوی [6] گوپال کرشن گوکھلے [7] سروجنی نیڈو [8] تیج بہادر سپرو [9] لاجپت رائے [10] سردار ولبھ بھائی پٹیل [11] کیلاش ناتھ کچلو [12] محمد رفیع قدوائی [13] مولانا ابوالکلام آزاد [14] [illegible] [15] [illegible] چیٹرجی [16] سوبھاش چندر بوس [17] سریندر ناتھ بنرجی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اِک بیٹی کو جاہل رکھ کر
لاکھ بلائیں لایا سر پر
گھر میں جو یہ دانتا کِل کِل ہے
سینے پر اِک غم کی سِل ہے
لکھی پڑھی جس گھر میں ماں ہے
سورگ وہاں ہے سورگ وہاں ہے
ایسی ماں کے لڑکیاں، لڑکے
نظر آئیں گے صاف اور سُتھرے
چہرے اُن کے نِکھرے ہوں گے
سر کے بال نہ بِکھرے ہوں گے
صِحت کی تصویریں ہوں گی
لہراتی تنویریں ہوں گی
ہوں گے وہ خوبی کے پُتلے
طاقتور، پھُرتیلے، سُتھرے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

صحت کے گلزار کی کلیاں
نور کے پُتلے چاند کی ڈلیاں
صاف مکانوں میں کھیلیں گے
ڈنڑ مٹّی میں نہ وہ پیلیں گے
خاک نہ گلیوں کی چھانیں گے
بات جو اچھّی ہو مانیں گے
ہوں گی اُجاگر ان کی راتیں
سیکھ سے ماں سے عقل کی باتیں (ق)
دانائی کی گود میں پل کے
سانچے میں وِدیا کے ڈھل کے
ہر اِک خوبی ان میں ہو گی
کوئی نہ ہو گا ان میں روگی
قوم کے وہ سرتاج بنیں گے
اپنے دیس کی لاج بنیں گے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قد آور پھرتیلے ہوں گے
اور جوان سجیلے ہوں گے

موجد ہوں گے تاجر ہوں گے
ہر اک فن میں ماہر ہوں گے

محنت کر کے کھائیں گے روٹی
اپنے بل سے کمائیں گے روٹی

جنگل کو آباد کریں گے
نئی کلیں ایجاد کریں گے

ایکھ اُگائیں گے کلّر میں
باغ لگائیں گے ڈونگر میں

ریگستان میں نہر بہا کر
ٹیلوں پر گلزار کھلا کر

سب کے بھلے کا کام کریں گے
بڑوں کا روشن نام کریں گے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شور سے پیدا دھان کریں گے
بھوڑ کو نخلستان کریں گے

ختم کریں گے وہ بے کاری
بنجر میں کر دیں گے گُل کاری

امن کا جھنڈا لہرائیں گے
نیکی جگ میں پھیلائیں گے

دُکھیاروں کے کام آئیں گے
کلجُگ میں ست جُگ لائیں گے

پھیلا کر ظلمت میں اُجالا
مان بڑھائیں گے بھارت کا

لیکن کب ہوں گی یہ باتیں
روشن کب ہوں گی یہ راتیں؟

پڑھی لکھی جب ہو گی ناری
گھر میں کِھلے گی جب پھُلواری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گاؤں کی رانی

حُسن ترا اے گاؤں کی رانی
رکھتا نہیں خوبی میں ثانی

بُرش اور کنگھی سے بیگانہ
لیکن زینت میں جانانہ

پاؤنڈ[1]، لونڈر[2] سے بے پروا
شیشے، پوڈر[3] کا نہیں شیدا

بُٹنا اس کا گیہوں کا آٹا
اس میں کبھی جو ادنہ بھاٹا

حُسن ترا وہ حُسنِ متیں ہے
کریم کا جو مُحتاج نہیں ہے

مسی اس کی اخروٹ کا چھلکا
آنکھ کا کاجل، جذبہ دِل کا

---

۱ مُنہ پر مَلنے کی ایک مشہور انگریزی کریم کا نام ۲ خوشبودار تیل
۳ چہرے پر چھڑکنے کا سفوف ... [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پاس اس کے پھٹکی نہ بناوٹ
خالی مگر سے اس کی سجاوٹ

شہر کا حُسن ہے فرضی سارا
چاند ہے وہ اور یہ ہے غبارہ

رات کو کر کے کنگھی پٹّی
بجلی میں چمکائے ہٹّی

دِن کو غائب، رات کو ظاہِر
نقلی ٹیپ ٹاپ میں ماہِر

تاریکی ہو خواہ اُجالا
بول ہے تیرے حُسن کا بالا

آٹھوں پہر ہے وہ تابِندہ
زِندہ، رخشِندہ، پائِندہ

بِکھری زُلفیں، نِکھرا چہرہ
بیش بہا سرمایہ تیرا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تیرے حُسن میں حُسن کی عظمت
شانِ شرافت، شانِ فضیلت

گھر کی اس میں روشن خوبی
خُوش اخلاقی، خُوش اسلوبی

حُسن ترا شُستہ، پاکیزہ
مُنہ تیرا اِخلاص کا شیشہ

نخرہ تیرا عیب سے خالی
تیری شوخی غیرت والی

حُسن ترا ہے گو بے پردہ
شرم کا ہے لیکن پروردہ

چشمک سے، غمزے سے خالی
اس کی نمائش بھولی بھالی

تیری عِصمت کا آئینہ
عِفّت کے جھومر کا نگینہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ٹیپ ٹاپ سے وہ بیگانہ
اصلی زیبائش میں یگانہ

کر دی روشن (جے ہو تیری)
تُو نے حُسن کی رات اندھیری

کہیں ہے تیرا حُسن شہابی[1]
شربتی، مہتابی[2]، عُنابی[3]

کہیں سلُونا، کہیں گلابی
کہیں کھلا ہے کہیں نقابی[4]

کہیں ہے گورا کہیں ہے کالا
لیکن ہر حالت میں نرالا

بے حد ہے اس کی رنگینی
شوخی، شیرینی، نمکینی

سو سو حُسن اِک حُسن کے اندر
دِکھلاتے ہیں اپنے منظر

۱؎ اناری چمکدار رنگ ۲؎ گورا چٹا ۳؎ ولایتی بیر کا سا سُرخ رنگ ۴؎ پردے میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کاش! نہ ہوتی تجھ سے دُوری
مِٹ جاتی میری مجبُوری
ہوتا مَیں تیرا ہمسایہ
بیٹی، باپ کا ہوتا رِشتہ
کُٹیا تیرے پاس بناتا
تیری دِید سے راحت پاتا
فِطرت سے مَیں دِل بہلاتا
تیری سُنتا، اپنی سُناتا
شانتی سے دِن اپنے بِتاتا
سُکھ کی گودی میں سوجاتا
دُور اِن عیّاروں سے جاکر
دُور اِن خُونخواروں سے جاکر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گاؤں کا چودھری

تیرے دم سے بستی ہے بستی
تیری ہستی گاؤں کی ہستی

ملی وِرثے میں تجھے سرداری
رُعب، شرافت، کارگزاری

دو شانوں کا ہے مجموعہ
رشک کے قابل رُتبہ تیرا

سطوتِ حاکم بھی ہے اِس میں
نسبتِ خادم بھی ہے اِس میں

اس میں جھلکتی ہے گاؤں کی ماضی
آئینِ حق کی فیاضی

تُو وہ مایہ بیش بہا ہے
گاؤں کو جس پر ناز بجا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لیکن اے بستی کے والی
(مانا ترا منصب ہے عالی)
تجھے اب سوچ کے چلنا ہوگا
اپنا آپ بدلنا ہوگا
نئے سانچے میں ڈھلنا ہوگا
چولا نیا بدلنا ہوگا
اوروں کے کام آنا ہوگا
اپنا آپ مٹانا ہوگا
بن جا اپنے گاؤں کا نوکر
گر رہنا ہے گاؤں کا افسر
ہے تیرا کلیان اسی میں
مان اسی میں، شان اسی میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گاؤں کی پنچایت

تیرے گاؤں کی یہ پنچایت
آزادی کی ہے خاص عنایت

بھاگ ترا ہے کیسا چنگا
بہتی ہے تیرے گھر میں گنگا

گاؤں کا رکھشک، سایہ اس کا
اُن کا زینہ پایہ اس کا

خوش بختی سے ترے ہاتھ آیا
بڑوں کا بیش بہا سرمایہ

گاؤں میں پنچایت کی حکومت
اپنے گھر میں ہے اپنی حکومت

جھگڑے جھانجے، شور شرابے
دنگے، بلوے، خون خرابے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جڑیں نہ اپنی پھیلائیں گے
دھیرے دھیرے مِٹ جائیں گے

گُڈّی نیائے کی اِس سے چڑھے گی
سوراج کی شان بڑھے گی

جمہوری راج اس سے پھلے گا
جذبہ خودداری کا پلے گا

ہر خطرہ بستی سے ٹلے گا
خوبی سے ہر کام چلے گا

بدلے گا یہ آئینی سانچا
سارے گاؤں کا سارا ڈھانچا

لیکن تو بھی چھوڑ کے سُستی
اے بھائی! دکھلا کچھ چُستی

کام میں اُس کا ہاتھ بٹا دے
ہٹ دھرمی رستے سے ہٹا دے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سماں نہیں ہے اب وہ پُرانا
مل ورتن کا ہے یہ زمانہ

خود تیرا بھی بھلا ہے اِس میں
حرج بتا کیا بھلا ہے اس میں؟

پنچایت سے کر لے تعاوُن
بن اُس کی تدبیر کا ناخُن

گاؤں کی ہر مُشکل سُلجھا دے
مُورکھتا کا نام مٹا دے

بستی میں گُلزار کھلا دے
آنگن آنگن باغ بنا دے

کوُڑا کرکٹ گند اُٹھوا دے
گوبر گڑھوں میں بند کرا دے

پنچایت کا کام اپنا کے
اپنے گاؤں کا نقشہ بدل دے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دُوسراحِصّہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پہلا باب

زندگی کی شان

مانا کہ ہے قرینِ حقیقت کے یہ سُخن
دُنیا میں ہے بشر کا کوئی یار گر تو دھن

دھن کے بغیر کام نہ کوئی بھی چل سکے
آئی ہوئی بلا نہ کبھی سر سے ٹل سکے

چھٹکارا مُشکلوں سے اسے دے تو دھن ہی دے
اس کی بلائیں کوئی اگر لے تو دھن ہی لے

دھن زِندگی کے رتھ کا ہے کچھ شک نہیں دھرا
صحت اگر نہیں تو دُھرا ہے یہ بھرا بھرا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مانا کہ زندگی کی مُسرّت کی دھن ہے جان
ہستی کے راگ کی یہی دھن یہی ہے تان
ادرش زندگی کا مگر ہے کچھ اور ہی
کرتا نہیں ہے کوئی بشر اس پہ غور ہی
ادرش زندگی کا ہے صحت کی زندگی
سُکھ دینے والی زندگی راحت کی زندگی
صحت کسی نے کھو کے اکٹھا جو دھن کیا
بس کا پیالہ اُس نے بھرا آپ اور پیا
لگ جائے آدمی کو اگر کوئی سخت روگ
اس آدمی کو روگ وہ دے عمر بھر کا سوگ
اس روگ کی دوا کوئی دولت نہ کر سکے
چاندی یہ گھاؤ بھر سکے سونا نہ بھر سکے
دولت گنوا کے آدمی دولت کما سکے
صحت مگر جو جائے تو واپس نہ آ سکے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

صحت نہیں اگر تو نہیں زندگی کی شان

یہ شان اگر نہیں تو نہیں زندگی کی آن

دو وقت پیٹ بھر کے جو کھانا نہ کھا سکے

کھائے بھی کچھ اگر تو نہ اُس کو پچا سکے

اُس سیٹھ سے تو ہے وُہی کنگال بھاگوان

جو رُوکھی سوکھی کھا کے بھی رکھتا ہے تن میں جان

اور زندگی بتانے کے ہیں جس کو یاد گُر

صحت کے راگ کے جسے آتے ہیں تال سُر

مخمل کی اچکنوں میں زری کی وہ دھاریاں

سلمے ستارے تلّے وہ گوٹے کناریاں

انگوٹھیاں زمرّدی، الماس کے وہ ہار

ہیرے، جواہرات، امیری کی وہ بہار

کمخواب کی تنی ہوئیں مخملوں میں چادریں

پردے رُپہلی اور سنہری وہ جھالریں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فانوس جگمگاتے ہوئے اوجِ بام پر
وہ روشنی کہ صبح کا دھوکا ہو شام پر

وہ ماڑیوں پہ سروِ چراغاں کی روشنی
شرمندہ جس سے ہو مہِ تاباں کی روشنی

سونے کے چمچے چمچیاں، چاندی کی تھالیاں
شیشے کے مرتبان، جڑاؤ پیالیاں

وہ قیمتی لباس، وہ زربفت پگڑیاں
وہ ٹوپیاں سمور[1] کی، قاقم[2] کی کلغیاں

سوفے وہ نرم نرم، وہ آرام کرسیاں
لپٹی ہوئیں وہ سونے کے ورقوں میں کلفیاں

رس گلّے، پوڑے، پوریاں، زردے، دہی پنیر
برفی، ملائی، پیڑے، قلاقند، دودھ، کھیر

پھرنی، کباب، کوفتے، لذّت فزا طعام
اور برف میں لگے ہوئے امرود، بیر، آم

---

[1] پشم والی کھال [2] نیولے کی قسم کا ایک جانور جس کا چمڑہ بہت ملائم ہوتا ہے جس کی پوستینیں اور ٹوپیاں بنائی جاتی ہیں۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِن سے ہی مزا ہے جو ہُوں ٹھیک انگ انگ
یہ نادرُست ہیں تو ہیں پھیکے تمام رنگ

ہے سر کا درد زندگی، صحّت اگر نہیں
وہ آدمی نہیں جسے اس کی خبر نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

زمیندار کا سونے کا خزانہ

گوبر کا انتظام کرو۔ دیکھ بھال کر
سونے کا یہ خزانہ ہے رکھو سنبھال کر

گوبر بہت ہے قیمتی، گوبر ہے کیمیا
یہ ایک ہی کسانوں کے سو دُکھ کی ہے دوا

سیکھو گڑھوں کی کھاد جو کھیتوں میں ڈالنا
ہو جائے پھر اناج کا مشکل سنبھالنا

فصلیں جو کھاد والی زمینیں اُگائیں گی
فصلیں وہ لے کے تھیلیاں سونے کی آئیں گی

بھرپور جب اناج سے ہو جائیں گے گودام
مٹ جائیں گی کسان کی پھر دھڑکنیں تمام

ہولی خوشی کی ہر کوئی کھیلے گا گاؤں میں
بسرام ہر کوئی کرے گا سُکھ کی چھاؤں میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مِٹ جائیں گے تمام دَلِدّرکسان کے
جب ڈھیر گھر میں لائے گا گیہوں کے دھان کے
لیکن نہ اچھّی فصل کبھی مُنہ دِکھائے گی
اور قحط کی بلا کبھی ٹلنے نہ پائے گی
جب تک اگر گڑھوں کی کھاد سے لوگ نہ ٹھیک کام
اور اس کا پُورے طور پہ ہوگا نہ اِنتظام
اِس کا یہ قاعِدہ ہے اِسے دِل نشیں کرو
یہ کام کی ہے بات اِسے دھیان میں دھرو
جِس وقت کھاد اُٹھا کے ہو کھیتوں میں ڈالنا
اور اِس غرض سے ہو اُسے باہر نکالنا
اُس کو نکالتے ہی گڑھوں سے، کرو نہ دیر
اِک دم اُسے اُٹھاؤ، لگاؤ کہیں نہ ڈھیر
گڈّوں میں لادو اور اُسے کھیتوں میں ڈال دو
آج اور کل کا وہم ہی دِل سے نکال دو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ضائع نہ ہونے پائے گی طاقت جو کھاد کی
پُوری مراد ہو گی ہر اک نامراد کی

یہ کھاد چاندی سونے کے دریا بہائے گی
خود لکھشمی کسان کے گھر چل کے آئے گی

لیکن اگر گڑھوں کی کھُدائی کے واسطے
مَوزُوں، قریب تر نہ جگہ تُم کو مِل سکے

کچھ دُور اپنے گھر سے۔ اُسی گاؤں میں کہیں
باڑیں لگا کے گھیر لو دو چار گز زمیں

اور کر دو جمع کھاد وہیں کھود کے گڑھا
مَوزُوں یہی جگہ ہے کہ اپنی ہے یہ جگہ

دو گز ضرور چاہیئے گہرائی میں گڑھا
اور جتنا چاہو کھود لو لمبائی میں گڑھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دولت کا پھونکنا

اُپلے بنا رہے ہو جو تُم تھاپ تھاپ کے
تُم کو ڈبو کے چھوڑیں گے یہ کام پاپ کے

گوبر کے تھاپنے میں بڑائی کوئی نہیں
یہ کام وہ ہے جس میں کمائی کوئی نہیں

گوبر ہے راکھ چُولھے میں، سونا ہے کھیت میں
کیا خُوب کھاد ڈال کے بونا ہے کھیت میں

بن کھاد کے ہیں کھیتیاں۔ تن جان کے بغیر
یا راگ کا الاپنا ہے تان کے بغیر

گوبر کو جس نے پھُونک دیا اپنے ہاتھ سے
آپ اپنا اُس نے خُون کیا اپنے ہاتھ سے

یہ کام جگ ہنسائی کا، یہ نِنّدیا کا کام
بدنام کر نہ دے کہیں ہندوستاں کا نام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ اُپلے پھُونکنا ہے کہ گھر بار پھُونکنا

اے دوستو! نہ اُپلے یہ زِنہار پھُونکنا

لَذّت کوئی نہ جِس میں ہو، یہ وہ گناہ ہے

یہ رسم ہے بُری یہ تباہی کی راہ ہے

چیزیں یہاں بہُت ہیں جلانے کے کام کی

دیہات میں نہیں ہے کِسی چیز کی کمی

کھیتوں میں ہے درختوں کی بُہتات ہر جگہ

اِس ضِمن میں ہیں ایک سے حالات ہر جگہ

سُوکھے درخت کاٹ کے بنواؤ کوئلہ

ایندھن بناؤ، کام میں یہ لاؤ کوئلہ

آسان اِس طرح سے کرو مُشکلیں تمام

دیکھو! کہ سہل کِتنا ہے ایندھن کا اِنتظام

لیکن نئے درخت بھی لگواؤ ساتھ ہی

سب مُشکلات دُور کرو لگتے ہاتھ ہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گوبر نہیں یہ کھیت کے رُخ کا سنگار ہے
گوبر نہیں کسان کے گھر کی بہار ہے

گوبر ہے جس کے پاس وُہی مالدار ہے
گوبر ہی بھُوکے ننگے کسانوں کا یار ہے

یہ ہے غلط خیال سراپا غلط خیال
اُپلے نہ ہوں اگر تو بنانا ہے گھی محال

اِس بات میں نہیں ہے سمجھ کی جھلک کوئی
سچ مانو اُن میں چیز نہیں مُشترک کوئی

اُپلوں کا گھی کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں
اِس بات میں گُماں کا کوئی شائبہ نہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بارش سے نقصان اور اُس کا علاج

کثرت سے بارشیں نہیں ہوتی ہیں کچھ یہاں
ہے مختصر بہت یہاں برسات کا سماں

اور اِس کے باوجود کسانوں کا ہے یہ حال
بارش کے پانیوں کی نہیں کرتے دیکھ بھال

ورشا کہ جس سے فیض اُٹھاتا ہے اِک جہاں
وہ بھی یہاں ہے دُکھ کی تباہی کی داستاں

اِس کا زیادہ حصّہ نہیں آتا کام میں
ہے کھلبلی مچی ہوئی دیہی نظام میں

اِن پانیوں کی ہوتی نہیں کوئی روک تھام
ہر اک لحاظ سے ہے یہ افسوس کا مقام!

اے کاش! اپنی بہتری کی بات مانتے
اِن پانیوں کی قدر زمیندار جانتے!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ضائع نہ جاتے پانی یہ بے کار اِس طرح
دَولت نہ یہ گنواتے زمیندار اِس طرح

بن بن کے باڑھ بہتے ہیں پانی یہ ہر طرف
کرتے ہیں بے دریغ ہر اک چیز کو تلف

کرتے ہیں بند گاؤں کو جانے کے راستے
کرتے ہیں بند گاؤں سے آنے کے راستے

آتی ہیں آسمان کے نیچے اِدھر اُدھر
پانی میں تیرتی ہوئی آبادیاں نظر

رکھنے کو پاؤں بھی نہیں ملتی جگہ کہیں
منجدھار ہے بنی ہوئی ہر گاؤں کی زمیں

بستی کا کھیت کھیت ہے دلدل بنا ہُوا
ہے گاؤں گاؤں جھیل مُسلسل بنا ہُوا

بارش کہ خاص رب کا کرم ہے کسان پر
ڈھاتی ہے وہ بھی حشر ہی اُن کے جہان پر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُلٹی سمجھ نے ان کا بُرا حال کر دِیا
ان کو تباہ کر دِیا ، پامال کر دیا

ہر کھیت کی ڈھلان کا رکھتے ہوئے خیال
یہ کام ڈول بندیوں کا تھا نہ کچھ محال

کر لیتے ڈول بندیاں گر وقت پر کِسان
دَلدَل نہ بنتا گاؤں ، نہ ہوتا کوئی زِیان

رہتا بحال ہر طرح دیہی نظام بھی
ہو جاتا پانیوں کا تمام انتظام بھی

کر لیتیں ڈولیں آپ ہی پانی کی روک تھام
اِس روک تھام سے بڑے ہوتے مُفید کام

پانی کی بُوند بُوند سما جاتی کھیت میں
اور اس سے تازہ زِندگی آجاتی کھیت میں

فصلیں کِسان اُٹھاتے ہمیشہ نئی نئی
گھر لاتے سارا سال وہ جنسیں کئی کئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دوئید گی میں کھیت کی بڑھ جاتیں طاقتیں
پوری تمام ہوتیں کسانوں کی حاجتیں

ایک ایک بوند اشرفی بن جاتی کھیت میں
کھانیں چمکتیں سونے کی دھرتی کی ریت میں

ہر کھیت جس کی فصل کا بارش پہ ہو قیام
ڈولیں ہی صرف دے نہ سکیں گی وہاں پہ کام

ہے ڈول بندیوں کی ضرورت جہاں جہاں
ہیں کیاریاں بھی ضروری بہت وہاں

اک کُل کے ہیں دو جزو، یہ ڈولیں یہ کیاریاں
یہ اک ہی پیرہن کی ہیں گوٹے کناریاں

آثار پانی سوکھنے کے آئیں جب نظر
دو ایک بات ہی پہ توجہ تمام تر

اور وہ یہ بات ہے سنو اس کو خیال سے
گوشے میں دل کے پند یہ رکھو سنبھال کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہر کھیت کر دو زیر و زبر جوت جوت کر
گہرا چلاؤ چل سکے ہل اُس میں جس قدر
ہل جوتنے میں کام نہ آئے گا چل چلاؤ
ہل ہے اگر چلانا تو محنت سے ہل چلاؤ

جب تک یہ ہل زمین میں گہرا نہ جائے گا
نیچے کی مٹی کھینچ کے اوپر نہ لائے گا
پاؤ گے کیسے تم وہ خزانہ چھپا ہوا
دھرتی نے ہے جو پاس امانت رکھا ہوا

ہے یہ وہ گنج، جس سو ہے عظمت کسان کی
اور ہر لحاظ سے ہے جو دولت کسان کی
لیکن وہ کاہلوں کی رسائی سے دور ہے
اس کے حصول کے لئے محنت ضرور ہے

بیگار کی مشقتیں کرنے سے فائدہ؟
یہ مفت کی مصیبتیں بھرنے سے فائدہ؟

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِس دیسی ہَل سے نفع اُٹھانا محال ہے
یافت اِس سے ہو سکے کوئی، خواب و خیال ہے

کُچھ اپنی محنتوں کا صِلہ تُم نہ پاؤ گے
بیلوں کو مار مار کے بدھیا بناؤ گے

پھر رنگ رُوپ کھیتیاں پائیں گی کِس طرح؟
گھر میں تمہارے دولتیں آئیں گی کِس طرح؟

خوشیاں بہار اپنی دِکھائیں گی کِس طرح؟
منگل تمہاری بستیاں گائیں گی کِس طرح؟

لے کر طرح طرح کے نئے ہَل چلاؤ تُم
اور فائدہ ٹریکٹروں[1] سے بھی اُٹھاؤ تُم

سنسار کی دشا ہے بہُت اب بدل چُکی
دُنیا کہیں سے آج کہیں ہے نِکل چُکی

وِگیان[2] نے بدل دیئے ہیں ڈھنگ کاشت کے
اب ہو گئے ہیں اور ہی کچھ رنگ کاشت کے

---

[1] انگریزی TRACTOR۔ موجودہ زمانے میں ٹریکٹروں کا استعمال ناگزیر ہے۔ پُرانے ہَل موجودہ طریقۂ زراعت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کواپریٹو بنیاد پر ہر گاؤں اپنا اپنا ٹریکٹر خرید کر سکتا ہے۔ [2] سائنس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نِکلے ہیں کاشت کرنے کے آلے نئے نئے
ہَل ہیں نئے نئے تو ہیں پھالے نئے نئے

اب تم کو اُن پُرانے رِواجوں کو چھوڑ کر
کرنی پڑے گی بدلے ہُوئے حال پر نَظَر

ہر گاؤں اپنا اپنا ٹریکٹر خرید لائے
اور باری باری ہر کوئی لے کر اُسے چلائے

بنجر زمیں کو اُس کی مدد سے چمن بنائے
کلر اٹھی، شور، بھوڑ میں پھُلواڑیاں کھِلائے

من مانیاں[1] اناج وہ کھیتوں سے گھر میں لائے
تنگی کے غم سے، کال کے دُکھ سے نجات پائے

آسُودگی میں اپنے گزارے وہ دِن تمام
ہوگی کبھی نہ اُس کی خُوشی کی سحر کو شام

---

[1] ایک مانی نو من کی ہوتی ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بکھرے کھیتوں کو اِکٹھا کرنا

اِک جا نہیں ہو کھیت تو اِک جا نہیں ہو دِل
یہ دو دِلی ہے یا کوئی دِل پر ہے دُکھ کی سِل

سَو کی ہے ایک بات زمینوں کا اِشتمال
یہ اِشتمال ہی کرے گا گاؤں کو نہال

یہ اِشتمال لائے گا بستی میں وہ بہار
کِھل جائے گا کِسان کی خوشیوں کا لالہ زار

یہ اِشتمال ہو تو بھلا ہو کِسان کا
چمکے سِتارہ اُس کی بزرگی کا نشان کا

اِک جا زمین ہو تو ہو مُشکل تمام دُور
ناحق مچا رہے نہ کِسانوں کے گھر فتوُر

نااِتفاقیوں کی یہ خُونیں کہانیاں
یہ رنجشیں، یہ کُدورتیں، یہ بدگمانیاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہو جائیں دفع کھیت اکٹھے اگر کرو
مٹ جائے روز روز کی ساری "مرومرو"

جب فصلیں دوسروں کی اجڑنے نہ پائیں گی
یہ ندیاں لہو کی نہ بہنے میں آئیں گی

دنگے نہ ہوں گے، ہوں گی نہ یہ فوجداریاں
یہ زاریاں، یہ خواریاں، یہ سوگواریاں

آوارہ ڈھور پھر نہ اجاڑیں گے کھیتیاں
جنگل کے جانور نہ لتاڑیں گے کھیتیاں

کرلو جو ایک بار زمینوں کا استمال
رہ جائے گا نہ پھر کسی شورش کا احتمال

اک جا اکٹھی ہوگی جو بکھری ہوئی زمین
اس سے ملیں گے فائدے ہر اک کو بہترین

آسان ہوگا کھیت کو باڑوں سے گھیرنا
اور جا بجا اسے گھنے جھاڑوں سے گھیرنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ کام ڈول بندیوں کا ہے مُفید کام
ہوگی اِسی سے ساری خرابی کی روک تھام

جھگڑے جھمیلے گاؤں کے مِٹ جائیں گے تمام
آرام سے چلے گا ہر اِک گھر کا اِنتظام

ڈھیروں کے ڈھیر لد کے جب آئے گا گھر اناج
جائے گی تنگدستی، امیری کرے گی راج

کلیان سارے گاؤں کا کر دے گا اشتمال
بھوکا کوئی رہے گا نہ کنگال، خستہ حال

بچّے تمھارے پھر نہ یہ ذِلّت اُٹھائیں گے
بھیڑیں چرا چرا کے نہ بچپن گنوائیں گے

سُدھرے گی اُن کی زِندگی پڑھنے کو جائیں گے
عِلم اور ہُنر کی دَولتیں گھر لے کے آئیں گے

دیہات اُن کی رَوشنی سے جگمگائیں گے
دِن جائیں گے بُرے بھلے دِن اُن کے آئیں گے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ اپنے خاندان کی عزّت بڑھائیں گے
اور چار چاند شانِ وطن کو لگائیں گے

آسان ہوں گی گاؤں کی پھر مُشکلیں تمام
خُوشیوں کے قہقہوں سے یہ گھر ہونگے سورگ دھام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کھیتوں کے حِصّہ دار

چُوہے نہیں یہ کھیتوں کے حِصّہ دار ہیں
دو تین چار پانچ نہیں بے شُمار ہیں

خُون اور پسینہ ایک کیا تُم نے رات دِن
اپنے جِگر کا خُون پیا تُم نے رات دِن

کھیتوں کو بویا تُم نے تُم ہی نے چلائے ہَل
فصلیں پکائیں، بالیں بلائیں کئی اُٹل

کھیتی میں خرچ کر دیا اپنا تمام بَل
لیکن اُٹھایا تُم نے یہی محنتوں کا پھَل

چُوہے تمھاری کوشِشوں کو مات دے گئے
تُم دیکھتے ہی رہ گئے فصلیں وہ لے گئے

یہ دُشٹ، بدترین عدُو کاشتکار کے
عادی ہیں ڈاکوؤں کی طرح لُوٹ مار کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پھر اُن کو مارنے میں تساہل ہو کس لیئے؟
نقصان دے جو ایسا تجاہل ہو کس لیئے؟

چوہوں کی مثل کرتے بھی دشمن ہیں کھیت کے
اور ہیں اِسی شمار میں ٹیلے بھی ریت کے

سیہوں بھی کھیتیوں کی جڑیں ہیں اُکھاڑتے
فصلیں پکی پکائی سدا ہیں اُجاڑتے

اُن گھاتکوں کی یاد ہیں تُم کو کہانیاں
وہ اُن کی وقت وقت کی سب مہربانیاں

پھر اُن کو دفع کرنے میں لیت ولعل ہے کیا؟
اِس ناروا سلوک کا اُن سے محل ہے کیا؟

وہ دیتے رہتے ہیں تمھیں ہر وقت دُکھ بڑا
ہر فصل ڈالا کرتے ہیں ہر فصل پہ گڑا

رونے کا کیا نہیں یہ تمھارے لیئے مقام؟
تُم کر سکے نہ ایسی شرارت کی روک تھام!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دُشمن کو مارنے میں ہے کیا ڈر عذاب کا
ہر نہج سے یہ کام بڑا ہے ثواب کا

آؤ! کہ کھیت کھیت سے اُن کو نکال دیں
کھیتی کے سر سے ساری بلائیں ہی ٹال دیں

فصادں کا پھر شریک کوئی رہ نہ جائے گا
پیدا جو غلّہ ہوگا وہ سب گھر میں آئے گا

حق مالکوں ہی کا ہے اُٹھانا تمام فصل
اپنے گھروں میں لاد کے لانا تمام فصل

افسوس! ہے مگر یہ کسانوں کا حال ہو
اِس لوٹ مار کا نہ انھیں کچھ خیال ہو

بندر تباہ کھیتیاں اُن کی کیا کریں
چوہے لہو نچوڑ کے اُن کا پیا کریں

بدخواہ اُن کے، اُن کے سہارے جیا کریں
کچھ حِصّہ کھیتیوں سے نہ اُن کو دیا کریں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لیکن کریں کسان نہ کچھ اس طرف خیال
کھیتوں کو بو کے چھوڑ دیں کھیتی کی دیکھ بھال
دشمن ہی اُن کے رزق کی تھامے ہوئے ہوں ڈور
ہمّت ہو کام کی نہ ارادے کا اُن میں زور
لیکن گر اتفّاق سے بھائی کسی کا ڈھور
کھیتی میں جا پڑے تو مچے گاؤں میں وہ شور
مٹ جائیں بھائی چارے کی ساری روائتیں
دائر عدالتوں میں ہوں سنگیں شکایتیں
اور بگڑے ایسا گاؤں کے لوگوں کا رنگ ڈھنگ
رہ جائیں دیکھ کر جسے آئیں پسند دنگ!
ہو جائے خطرہ خون خرابے کا آشکار
مل جائے سارا خاک میں بستی کا اقتدار
ہو جائے دو دھڑوں کا مصیبت سنبھالنا
لٹھ بازیوں کا روکنا، بلوے کو ٹالنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بے سمجھی کا ماتم

کیسی بھی اچھّی چیز کِسانوں کے آئے ہاتھ

اور خواہ فائدے ہوں ہزاروں ہی اُسکے ساتھ

اُس چیز کی ہے قدر نہ کچھ فائدوں کی قدر!

اپنے مفاد سے یہ کِسانوں کا آہ! غدر!

بارِش سے بھی انھوں نے اُٹھایا نہ فائِدہ!

گوبر بھی اُن کے واسطے لایا نہ فائِدہ!

اُن کی زمین، محلوں مکانوں سے قیمتی

گوبر گڑھوں کا ہیرے کی کانوں سے قیمتی

اُن نعمتوں کی قدر نہ جانی انھوں نے حیف!

اپنے بھلے کی بات نہ مانی انھوں نے حیف!

کوئی بھی اچھّی بات نہ آئی اُنہیں پسند

پست اُن کی ہمّتیں ہیں ارادے نہیں بلند!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کاش! اپنی شکستوں کو زمیندار جانتے
موجودہ دُردشا کو بنانے کی ٹھانتے!

قسمت پہ چھوڑ دیتے نہ دُکھ درد کا علاج
اور مانتے کہ روگ نہیں کوئی لاعلاج

مُشکل کی گانٹھ گانٹھ تدبّر سے کھولتے
مرجاتے مُشکلات میں لیکن نہ ڈولتے

قسمت بنانا اپنی، ہے خُود آدمی کا کام
قسمت کو کوسنا نہیں مردانگی کا کام

محنت سے جی چرُانا نہیں آدمی کا کام
ہے آدمی وُہی جو ہو محنت سے شاد کام

مُردوں کا کام کرتی ہیں آسان مُشکلیں
اور اُن کو بخشتی ہیں نئی جان مُشکلیں

مردوں کی شان اِسی میں ہے وہ مُشکلیں سہیں
ہر حال میں بخنت رہیں، مُطمئن رہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور کر کے اپنی فہم و فراست پہ اعت...
تھا میں خُود اپنے ہاتھ سے تقدیر کی مُہر

نکلا جو زر کُٹھالی سے کُندن بنا وہی
سُرمہ پِسا جو، آنکھ کا انجن بنا وہی

معمار خُود ہے اپنے مقدّر کا ہر کوئی
ڈھونڈو نہ اپنا، اپنے سوا چارہ گر کوئی

مرد اس غرض کے واسطے پیدا نہیں ہوا
گردن کے گرد ڈالے ہُوئے بیل کا جُوا (ق)

چرسا کنوئیں پہ جا کے چلائے وہ رات دِن
مُنہ عزّت اور شرف کو چڑائے وہ رات دِن

افسوس! یہ جنم اُسے پروردگار دے
ایسا جنم! وہ چرسا چلا کر گزار دے!

جب خود کسان عقل سے بھاگے پرے پرے
اور دھیان میں نہ اچھی کوئی بات ہی دھرے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُس کے لیئے مرے کوئی، تو کس لیئے مرے
فکر اُس کی بہتری کی کوئی کس لیئے کرے

اے کاش! کچھ ہماری ہی کوشش ہو کارگر
ہو جائے اُس پہ گریۂ موہن کا کچھ اثر!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عورتیں اور گوبر

تُم اُپلے تھاپنے کا نہ لو عورتوں سے کام
پھولوں کی زندگی نہ کرو گندگی میں حرام

اندھیر ہے کہ پھول سی کومل کلائیاں
دیتی ہیں جن پہ جان، خُدا کی خُدائیاں

پہلے ہی جن کے واسطے گھر بھر کا بوجھ ہو
پھر اُن کے توڑنے کو یہ گوبر کا بوجھ ہو

وہ ہاتھ جن پہ پیار کے جذبے نثار ہوں
پھولوں کے گجرے جن کی لطافت پہ بار ہوں

گوبر کے بھاری ٹوکرے سر پر دھریں وہ ہاتھ!
عورت کی منزلت کی صفائی کریں وہ ہاتھ!

ایسے لطیف ہاتھ اور ایسا کثیف کام
کس دن کا مرد نے لیا عورت سے انتقام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

عورت کی بین کرتی ہیں نازک کلائیاں
پھرتی ہیں وہ تمہارے ستم کی دہائیاں

جن مہندیوں پہ جان دے خوشبو پھلیل کی
سوگند تھا ہو جن میں گلاب اور رویل کی

جن گیسوؤں میں چاہئیں موتی جڑے ہوئے
اُن میں ہوں آہ! اُپلوں کے ریزے اَڑے ہوئے

قیمت یہ پائیں ذاتِ مقدّس کی نازنیں!
افشاں[1] ہوں اُن کے ماتھے کی گوبر کی ریزشیں!

مانگیں، کہ کہکشاں[2] سے بھی بڑھ کر ہوں تابدار
پریوں کی زلفیں جن سے سُندرتائیں لیں اُدھار

گوبر کی گندگی سے ہوں لتھ پتھ یہاں وہاں
وہ بیسویں صدی کی ہے انسانیت کہاں؟

تُم نے گھٹایا ماتری شکتی کے مان کو
بٹّا لگایا استری جاتی کی شان کو

---

[1] ایک قسم کا چمکدار بُرادہ جو آرائش کے لئے ماتھے پر چھڑکتے ہیں ۔ [2] آکاش گنگا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایشور نے اُن کو سُندرتا دی اور بھ ثنا
اُن میں سَرسوتی ہے کوئی، کوئی کاشتا
جن کی مہانتا کو ہے سنسار مانتا
مان اُن کا کرنا، تُم میں نہیں کوئی جانتا
پرماتما نے لکھشمی کا نام اُنہیں دِیا
اور تُم نے اُپلے تھاپنے کا کام اُنہیں دِیا
حیران ہوں کہ تُم کو ہے کِس بات کا گھمنڈ
کِس پاپ کا وہ بھر رہی ہیں، بَدنصیب، ڈنڈ
اِنسانیت ہے نام اِسی کا کرو وِچار
مَردوں کا عَورتوں پہ نہیں کیا یہ اتیاچار؟
مانا اِس اتیاچار کا کچھ تُم کو غم نہیں
لیکن یہ اتیاچار کچھ ہتیا سے کَم نہیں
پرماتما نے کیوں دیا اُن کو بڑا مقام؟
گو بہ کا سَوَنپنا تھا اگر اُن کو نِیچ کام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیوی کے نام سے کہا کیوں اُن کو سرفراز؟
لکھنا اگر تھا اُن کے مقدّر میں یہ براز

گوبر کے واسطے جو بنایا گیا اُنھیں
کیوں حُسنِ بے بدل سے سجایا گیا اُنھیں؟

تُم نے سمجھ لیا ہے مہیلاؤں کو غلام
افسوس کا مقام ہے، افسوس کا مقام!

کیا مرد کے لِئے نہیں مرنے کا یہ مقام؟
مذہب یہی سِکھاتا ہے عورت کا احترام؟

رُسوا ہُوا جہان میں ہندوستاں کا نام
اِس سرزمینِ پاک کا، جنّت نشاں کا نام

یہ دوش تُم ہو مرد کی مردی پہ دھر رہے
اپمان تُم ہو استری جاتی کا کر رہے

ہے عورتوں کا کام گھروں کو سنبھالنا
بچّوں کو صاف رکھنا، صفائی سے پالنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہلا، دُھلا کے اُن کے بدن کو اُجالنا
انگ انگ اُن کا حُسن کے سانچے میں ڈھالنا

اُن کو بڑا بنانے کی راہیں نکالنا
اُنگلی پکڑ کے راہ پہ نیکی کی ڈالنا

ان کو سکھانا عزّت و نرمی سے بولنا
ہر بات کو ترازوئے دانش میں تولنا

گھٹّی میں اُن کی گھولنا حُبّ وطن کا سوز
آداب و خُلق سے انھیں کرنا نظر فروز

کرنا گھروں میں کھانے پکانے کا اِنتِظام
وہ اِنتِظام جس سے ملیں نت، نئے طعام

خُوش ذائقہ، صفائی سے تازہ پکے ہُوئے
جو صاف سُتھرے برتنوں میں ہوں ڈھکے ہُوئے

دھونا دُھلانا، سینا پرونا، اُدھیڑنا
غرضیکہ کام جتنے ہوُں گھر کے نبیڑنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آنگن گھروں کے پھول لگا کر سنوارنا
اُن کی سوگندھتا سے ہوائیں نکھارنا

جنّت کو آسماں سے گھروں میں اُتارنا
اور اِس خُوشی میں زِندگی اپنی گزُارنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نرک دھام

پہلے پہل گپھا ہی میں رہتا تھا آدمی
گھر اپنا اُس گپھا ہی کو کہتا تھا آدمی

اب تک بھی گاؤں میں ہیں اُسی رنگ کے مکان
اِس بیسویں صدی میں اُسی ڈھنگ کے مکان

گندے، غلیظ، تیرہ و تاریک مثلِ غار
جن میں گزر ہوا کا نہ کچھ روشنی کو بار

باہر ہیں اُن کے لگ رہی کوڑے کی ڈھیریاں
آفات جن کے گِرد لگاتی ہیں پھیریاں

اور اندر اُن مکانوں کے چھائی ہیں ظلمتیں
دامن میں ظلمتوں نے چھپائی ہیں ظلمتیں

اکثر ہیں اُن میں قبر کی مانند تنگ و تار
بیماریوں کے اڈّے، مصائب کے رہگزار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِنساں کی بُود و باش کے قابِل وہ گھر نہیں
جِس کال کوٹھڑی میں ہوا کا گزر نہیں
صحت کا باغ کیا وہاں پھل پھول لا سکے
سورج کی روشنی بھی جہاں پر نہ جا سکے

جب تک نہ ہوگا ان میں ہواؤں کا داخلہ
ہوتا رہے گا ان میں بلاؤں کا داخلہ
دیہات پر رہے گی چڑھائی بخار کی
روگوں میں جان اٹکی رہے گی کاشتکار کی

چیزیں یہی ہیں پانچ جو ظلمت پسند ہیں
اور باعثِ ہزار عذاب و گزند ہیں
مچھر ہیں جو بخار کی ڈھاتے ہیں آفتیں
پشت و پناہ اُن کی ہیں گند اور کثافتیں

بستی میں جس قدر ہے یہ پانی کھڑا ہُوا
اُس میں ہے اِن بلاؤں کا جھنڈا گڑا ہُوا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بستی پہ چھا رہا ہے جو بادل بخار کا
دم ناک میں ہے آیا ہوا کاشتکار کا

یہ ہیں تمام مچھروں کی مہربانیاں
یہ ہیں تمام اُن کے کرم کی نشانیاں

پانی نہ رہنے دو گے اگر بستیوں میں جمع[۱]
ہو جائے گا بخار کا پھر خود ہی قلع قمع

چوہے[۲] بھی مچھروں سے شرارت میں کم نہیں
مانا کہ اُن کی دشمنی کا تم کو غم نہیں

پہلو ہے یہ بھی گاؤں کے حالِ نزار کا
حاصل ہے رتبہ اُن کو بھی جاگیردار کا

کھیتوں میں اُن کا راج ہے بستی میں اُن کا راج
تم سے خراج لیتے ہیں ہر فصل پر اناج

پھر مکھیاں[۳] ہیں اور ہیں انبارِ گندگی[۴]
کوڑے کے ڈھیر، اُپلوں کے مینارِ گندگی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور پانچویں، مکان، وہ دیہات کے مکان
اِنسان کے زمانِ جہالت کے وہ نشان
ہے جِن کی تنگیوں کے شکنجے میں جان تنگ
موت اور زِندگی میں مُسلسل جہاں ہے جنگ
باہر ہیں جِن کے کوڑیاں اندر غُبار ہیں
بیماریوں کے پانچ یہی ذمّہ دار ہیں
ایشور کی آنکھ میں ہیں سبھی راؤ رنک ایک
پیارے بُرے بھی ہیں اُسے پیارے اگر ہیں نیک
اُس کی دَیا کے دوار ہیں سب پر کھُلے ہُوئے
رہتے ہیں رات دِن وہ برابر کھُلے ہُوئے
قدُرت کی رحمتوں کا ہے حقدار ہر کوئی
صِحّت کی نعمتوں کا سزاوار ہر کوئی
یہ نعمتیں قریب ہیں تُم سے بہت قریب
مِلتی ہیں مُفت سب کو غنی ہوں کہ ہوں غریب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہر اِک بشر پہ ایک سی قدرت ہے مہرباں
کچھ فرق کالے گورے میں جائز نہیں یہاں

قدرت کو اُس سے بیر نہ کچھ اِس سے پیار ہے
اُس کی نظر میں چھوٹا بڑا ایک سار ہے

لیکن جو اُس کے قاعدوں سے سر ہے پھیرتا
ڈنڈا اُسے ضرور سزا کا ہے گھیرتا

قدرت ہے رحمدل بھی مگر سخت گیر بھی
دیتی ہے زہر بھی، وہ پلاتی ہے شیر بھی

جو اُس کے قاعدوں کا نہیں کرتا اِحترام
لیتی ہے ایک دِن وہ ضرور اُس سے اِنتقام

یعنی وہ اپنے فعل کا چکھتا ہے پھل ضرور
اُس کو خراب کرتا ہے اُس کا عمل ضرور

بس چاہیئے کہ دُور کرو بدعتیں تمام
بستی کا ہر مقام بنا دو سورگ دھام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بیماریاں جو آتی ہیں ہو ہو کے تازہ دم
ان کا تمام کرتے ہو سامان تم بہم

صحت ہو ایسے حال میں کیسے تمھیں نصیب!
دشمن ہزاروں جمع ہوں گھر گھر کے جب قریب!

اپنے گھروں میں کھڑکیاں لگواؤ دوستو
کالے گھروں کو نور سے چمکاؤ دوستو

پھر اُن گھروں میں بیٹھ کے سکھ پاؤ دوستو
اور اپنے اچھے بھاگ پہ اتراؤ دوستو

لاتی ہے لاکھ برکتیں سورج کی اک کرن
تکتے ہی جس کو ہوتی ہیں بیماریاں ہرن

چاروں طرف مکان میں پہنچاؤ روشنی
یہ روشنی ہے زندگی پھیلاؤ روشنی

مچھر تمھارے گھر میں نہ پھر گھر بنائیں گے
آٹھوں پہر بخار کی دھرپت نہ گائیں گے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دُشمن نہ گھر میں ہوں گے نہ چھُریاں چلائیں گے
یہ دُشٹ خُون میں نہ کسی کے نہائیں گے

یہ چار چیزیں دیتی ہیں جیون کو سُکھ بڑا
ان کے سہارے زِندگی کا رُوکھ ہے کھڑا

پاکیزہ پانی، رَوشنی، صاف اور کھُلی ہَوا
تیّار تازہ کی ہُوئی، ڈھانپی ہُوئی غِذا

دیہات والوں کے ہیں نِرالے مگر اصُول
جو بات کام کی ہو وہ کرتے نہیں قبُول

کرتے بھی ہیں قبُول تو کرتے عمَل نہیں
اِس واسطے کچھ اُن کی مصیبت کا حل نہیں

چیچک، نمُونیا، دمہ، سِل، مَوسمی بُخار
طاعُون، ہیضہ عارضے بے حدّ بے شُمار

ہو جائیں دفع سارے کے سارے اِک آن میں
آئیں جو تازہ تازہ ہوائیں مکان میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور اِس کے ساتھ ساتھ ملیں تُم کو بے خلل
تازہ غذائیں کھانے کو، پینے کو صاف جَل

بیماریوں کے کیڑے یہ پرلے کالے آگ کے
اُڑتے ہُوئے ہواؤں میں پھن شیش ناگ کے

کرتے ہیں بس یہ ایسے مکانوں ہی کو پسند
جس میں ہو روشنی کا گزر ہر طرف سے بند

تاریکی اُن کی رُوح، اندھیرا ہے زندگی
اور کرنا گندگی میں بسیرا ہے زندگی

دن رات کیوں یہ سہ رہے ہو اِن کی جھڑکیاں؟
کر دو بلائیں دفع یہ، کھلوا کے کھڑکیاں

رہ جائے گا نہ گاؤں میں بیمار پھر کوئی
آئے گا دیکھنے میں نہ بے کار پھر کوئی

آئیں گے دُکھ اگر تو یہ آفت نہ ڈھائیں گے
دیہات کو نہ حشر کا مرکز بنائیں گے

لہ پرلے کا دن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چھٹکارا گاؤں والے مصائب سے پائیں گے
بیمار ہوں گے اور نہ یہ دُکھ اُٹھائیں گے

گھر گھر میں گایا جائے گا آنند کا ملہار
پیت جھڑ بھی گاؤں کا نظر آئے گا پُربہار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سورگ دھام

وہ دیویاں جو خانگی کاموں میں چُست ہوں
ہنس مُکھ ہوں، صاف سُتھری ہوں، تن کی دُرست ہوں
جو اچھے اچھے کھانے پکا کر کھلا سکیں
بچوں کو زندہ رہنے کے جو گر سکھا سکیں
سیکھا ہُوا جنہوں نے ہو بچوں کو پالنا
آتا ہو جن کو گھر کا چلانا، سنبھالنا
دل جن کا گھر کے پیار کی گرمی سے گرم ہو
جن کی نظر میں آرسی، آنکھوں کا شرم ہو
جھومر حیا ہو جن کا، حلیمی غرور ہو
باتوں میں جن کی رس ہو، ہنروں میں شعور ہو
ہو جن کو گھر بسانے کی آٹھوں پہر لگن
اُجلے گھروں میں بیٹھ کے رہتی ہوں جو مگن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بچے جو خرّمی کی ہوں تصویر ہو بہو
صحّت کا جن کے ہر رگ و ریشہ میں ہو لہو

بیماریوں نے جن کو چھتاڑا ہُوا نہ ہو
چیچک نے جن کا چہرہ بگاڑا ہُوا نہ ہو

جس گھر میں ہوں یہ نعمتیں وہ سورگ دھام ہے
بیکنٹھ جس کا نام ہے وہ یہ مقام ہے

قُدرت نے اک بنایا بہشت آسمان پر
اور دُوسرا بنایا بہشت اِس جہان پر

یہ دُوسرا بہشت یہی گھر ہے دوستو
یہ جنّتِ بریں سے بھی بڑھ کر ہے دوستو!

یہ خود ہی پھول باغ ہے اپنا اُجاڑنا
ایسے سورگ دھام کا نقشہ بگاڑنا

اِس گھر کی سُندرتا کو مِٹانا ہے گھور پاپ
کفّارہ[1] ایسے پاپ کا دے جب کوئی نہ باپ

---

[1] پراشچیت دینا۔ گُناہ کا عوض ادا کرنا۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ گند کی پہاڑیاں، اُپلوں کے یہ ستُون
دن رات پی رہے ہیں تمُھارا یہ دُشٹ خُون

یہ گھر اور اُس کے پاس بلاؤں کا یہ ہجُوم!
یہ گھر اور اُس کے پاس درندوں کی ناد بُوم[1]

یہ گھر اُجاڑنے کو یہ ساماں کرو نہ جمع
اپنے ہی ہاتھ سے نہ کرو اپنا قلع قمع

کرتی ہیں گندگی میں بسر دیویاں جہاں
خوشیاں تمام آتی ہیں روتی ہوئی وہاں

یہ لونڈیاں نہیں، یہ گھروں کی ہیں رانیاں
دُنیائے بے وفا میں وفا کی کہانیاں

بندوں پہ رب کی بھیجی ہوئی مہربانیاں
عورت کے رُوپ میں ہیں جو آکاش بانیاں

کل جُگ میں دھرم کرم کی زندہ نشانیاں
چھوتی ہیں جن کے چرن کنول کامرانیاں

---

[1] جنم بھوم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دُھن جِن کو ہے کوئی تو ہے قُربانیوں کی دُھن
رہتی ہے گھر بنانے کی جِن کو اُدھیڑ بُن

پایا ہے جِن کے تیاگ سے ہندوستاں نے نام
اُونچا ہے جِن کے دم سے فلک سے بھی اُس کا بام

افسوس! اُن کو سمجھا گیا اِس قدر حقیر
جس کا خیال کرتے ہی لگتے ہیں دِل پہ تیر!

دِن روشنی میں مرد ہیں باہر گزارتے
رکھ رکھ کے اُن کو کالے گھروں میں ہیں مارتے!

حِصّے میں اُن کے آئیں غُلامی کی ذِلّتیں
تاریک گھر میں قیدِ دوامی کی ذِلّتیں

ماں باپ نے جہیز میں نوکر اُنھیں دیے
چاندی کے تھال سونے کے زیور اُنھیں دیے

بینکوں کے اُن کو چیک دیے رہنے کو گھر دیے
چرخیٹ، زری، اشٹنیل[۱] سے صندُق بھر دیے

---

[۱] ایک نہایت قیمتی کپڑا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لیکن نہ اُن کے دِل کو اُجاگر کِیا گیا
یعنی اُنھیں نہ علم کا زیور دِیا گیا

دُنیا کے کام کا نہ بنایا گیا اُنھیں
ذِلّت کی خاک سے نہ اُٹھایا گیا اُنھیں

اِک گریجوایٹ[1] کی کرو حالت پہ تُم نظر
کلچر[2] ہے اُس کی دھیان کرو اُونچی کس قدر

اَن پڑھ کو تُم نے باندھ دِیا ہے پڑھے کے ساتھ
کُچھ اِس کے ہاتھ آیا نہ کچُھ آیا اُس کے ہاتھ!

ایسے بنے بنی کا گُزارہ نہ ہو سکے
دِل جن کے تُم نہ ایک لڑی میں پرو سکے

ایسے بنے بنی کی کبھی بن نہ آئے گی
کِل کِل یہ رات دِن کی کبھی رنگ لائے گی

گُن اور سبھاؤ کا کوئی رکھا نہ تُم نے دھیان
تعلیم اُن کو دی، نہ بڑھایا کچھ اُن کا مان

---

[1] انگریزی لفظ۔ سند یافتہ۔ فاضل۔ [2] سبھیتا۔ تہذیب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایسی دُلھن کے ساتھ وہ دُولھا نہ رہ سکے
جو اپنے دِل کی بات دُلھن سے نہ کہہ سکے
بے عِلم و اہلِ علم گزارہ نہ کر سکیں
اِک دُوسرے کا پار اُتارا نہ کر سکیں

یہ بات کچھ نہیں ہے کسی سے ڈھکی چھپی
بُنیاد رکھّی جاتی ہے گھر ہی میں قوم کی
دِل اور دِماغ گھر ہی سے لاتا ہے آدمی
اور گھر ہی آدمی کو بناتا ہے آدمی

ماں کی سمجھ پہ ہے یہ مگر منحصر تمام
جاہل ہے وہ تو گھر کا ہے زیر و زبر نظام
مہما بیان گھر کی کسی سے نہ ہو سکی
نِکلے یہیں سے پیر، پیمبر، رِشی مُنی

مرکز تمام خوشیوں کا مانا گیا ہے گھر
نرک اور سورگ دونوں ہیں گھر کی زمین پر

ۓ نرہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گھر دائرہ اگر ہے تو محور ہے اُس کا ماں
جھُوٹ اِس میں ہے کوئی، نہ کوئی اِس میں ہے گماں

موقوف ہے اُسی کی لیاقت پہ گھر کا حال
وہ بے شعور ہے تو ہے گھر نرک کی مثال

خوُشیاں وہاں سے دُور ہیں، راحت وہاں سے دُور
برکت وہاں سے دُور ہے، جنّت وہاں سے دُور

تم کو اگر گھروں کو بنانا ہے سورگ دھام
اُن ماؤں کے سپرد کرو اُن کا انتظام

جو ہوں خلیق و خواندہ و خوش طبع و خوش مزاج
خوبی سے جو نبٹر سکیں گھر کے کام کاج

بچّوں کے ذِمّے قوم و وطن کے تمام قرض
ہو کر جوان جن کو، چکانا ہے اُن کا فرض

گن گن کے ایک ایک بتانا ہے اُن کا کام
گر اِن کو زندگی کے سکھانا ہے اُن کا کام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مائیں جب ایسی ہوں گی گھروں میں تو گھر تمام
ہندوستاں کے فخر کا بن جائیں گے مقام

پرکاش لکھشمی کا رہے گا سدا جہاں
دھرتی جہاں کی ہوگی بُلندی میں آسماں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

نہری کھیتی

سیدھی بناؤ نہر کے پانی کی نالیاں
اور رکھّو صاف اچھّی طرح کھال کھالیاں

امرت کی ندّیاں ہیں یہ پانی کی نالیاں
گنگا اگر ہیں کھال تو جمنا ہیں کھالیاں

دھرتی پہ ہیں یہ کوثر[۱] و تسنیم[۲] کا ظہور
اِن میں چمک رہا ہے نئی زِندگی کا نور

جو بھی ہے بوند اِن کی زراعت کی جان ہے
ہیروں کی کان ہے یہ جواہر کی کان ہے

رحمت ہے خاص تم پہ یہ پروردگار کی
صورت یہی دکھائیں گی تم کو بہار کی

جائے نہ ان کی بوند بھی بے کار دیکھنا
اے بھائی کاشتکار! زمیندار دیکھنا

---

[۱] ، [۲] بہشت کی دو نہریں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بستی کی بھوک ننگ غریبی دلِدرتا
رونا یہ مُفلسی کا، سِیاپا یہ بھوک کا

یہ دُکھ، یہ غم کہ جن کی نہیں ہو دوا کوئی
ہے جِن کی ابتدا، نہ یہاں اِنتہا کوئی

مِٹ جائیں اور گاؤں کے پھر جائیں ماہ وسال
کم ہونے کا اگر کریں دہقان کچھ خیال

غلطی ہے کاشت کرنا ضرورت سے فالتو
یہ بھول کاشتکار کا پی جائے گی لہو

دم اُس کا خشک رکھے گا ڈر ساہوکار کا
اور رُوح اُس کی قبضِ شکنجہ اُدھار کا

ساری زمین بیجنا ہے مورکھوں کا کام
پورا اگر نہ ہو سکے پانی کا اِنتظام

اس میں سے آدھی فصل خرابے میں جائے گی
جو اور بھی مُصیبتیں اُن کی بڑھائے گی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تھوڑی زمین بونے کا رکھّا کرو خیال
کم محنتوں سے ہاتھ لگے گا کثیر مال
آئے گا اتنا غلّہ کہ ہو جاؤ گے نہال
بھُوسے سے بھی گزار سکو گے تمام سال

ساری زمین بونے میں یہ جانفشانیاں
یہ محنتیں، یہ کوفتیں، یہ قلبہ رانیاں
سب ہیں تمھاری اُلٹی سمجھ کی نشانیاں
دُکھ سے بھری ہُوئی ہیں تمھاری کہانیاں

جو کہہ رہا ہوں میں، اُسے دِل پر اگر دھرو
تنگ آؤ تم کبھی، نہ کبھی بھُوک سے مرو
وہ فصلیں جن سے نفع کی اُمّید کچھ نہیں
اُن کو ہمیشہ بونے کی تقلید کچھ نہیں

اُن کی بجائے گھاس کا بونا ہی ٹھیک ہے
یہ کام نفع دِہ ہے، یہ ہونا ہی ٹھیک ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پانی کی روز روز ضرورت نہیں یہاں

گھاٹے کی اَلغرض کوئی صورت نہیں یہاں

یہ فصل کچھ تمہارے لئے لے کے آئے گی

تھوڑا بہت ضرور تمہیں دے کے جائے گی

لیکن خیال گھاس اُگانے کا مت کرو

جب تک نہ دھیان میری ہدایات پر دھرو

یہ گُر کی بات کان لگا کر ذرا سُنو

ذِمّہ مرا جو سُن کے اِسے تم نہ سر دھُنو

اِس کے سُنے بغیر نہ کچھ ہاتھ آئے گا

اور پھُول محنتوں کا نکھرنے نہ پائے گا

دیکھو تمہارے پاس مُلازِم ہیں کس قدر

اور رکھنے ہوں گے اور تمہیں کس قدر نفر

اور کتنے بیل آٹھوں پہر دے سکیں گے کام

کتنے ہیں اور جن کا ضروری ہے اِنتظام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فصلوں کو گر بنا ہے، زمیں کو سنبھالنا
کھیتوں سے چار لا کے ہر ڈھور کو ڈالنا

گرمی کی دھوپ، جاڑے کی سردی ہے جھیلنا
گیہوں کی فصل لانا ہے، گنّا ہے بیلنا

ہل جوتنا ہے اور ہے دانہ سنبھالنا
کھیتوں میں کھاد لا کے گڑھوں سے ہے ڈالنا

رکھ کر نگاہ میں یہ مقامی ضرورتیں
کھیتی کے کام کاج کی آئندہ صورتیں

کتنی زمین بونے کا کر لو گے انتظام؟
سوچو تمہارے سامنے کتنا بڑا ہے کام!

باقی بچے زمین جو اُس میں لگاؤ گھاس
اِس ڈھنگ سے اُٹھایا کرو نفع بے قیاس

محنت ہی کچھ اُٹھے گی نہ کچھ خرچ ہوں گے دام
بن جائیں گے یہ بیٹھے بٹھائے تمام کام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چارا تمام سال کا جب گھر میں پاؤ گے
ڈھوروں کی فکر میں نہ یُوں جانیں گھلاؤ گے

میری ہدایتوں پہ کِسانو! عَمَل کرو
جِتنی بھی مُشکلیں ہیں تمہاری وہ حَل کرو

فصلیں تمہاری ہوتی ہیں پیدا خراب جب
اور کاہلی کا پڑتا ہے تُم پر عذاب جب
قِسمت ہی کو بتاتے ہو تُم اِس کا ذمہ دار
اور کوستے ہو اپنے سِتاروں کو بار بار

بے سُود ہے خروش نِکمّا یہ جوش ہے
فصلیں خراب ہیں تو تمہارا ہی دوش ہے
جب تک نہ ہل چلانے میں محنت اُٹھاؤ گے
جب تک نہ تم نلائی میں جانیں کھپاؤ گے
جب تک گڑھوں کی کھاد نہ لاؤ گے کام میں
اور مُبتلا رہو گے خیالاتِ خام میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جب تک کروگے ٹھیک نہ پانی کا اِنتظام
ہوگا نہ کامیاب تمھارا کوئی بھی کام

کنوئیں کی کھیتی

ہوتا ہے جس زمین میں رہٹ ہی سے کام
گیہوں کا اُس زمین میں ہے بیجنا حرام
لیکن عجیب عقل کے مالِک کسان ہیں
وہم اُن کے ہیں نرالے، انوکھے گمان ہیں
ایسی زمین کے بھی نہیں قدردان وہ
دھرتے ہی بہتری پہ نہیں اپنی، کان وہ
گیہوں کی فصل سے ہے اُنھیں پیار اِس قدر
کرتے نہیں وہ اور کسی فصل پر نظر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اے کاش! اُن کو ہوتی کچھ اِس بات کی خبر
گندم کی کاشت کرنا کنوئیں کی زمین پر
پانی کنوئیں کا، شور زمیں میں ہے ڈالنا
دیوالہ اپنی سوچ سمجھ کا نکالنا
گِر جاتی جب یہ فصل ہی اَولوں کی مار سے
یا تیز آندھیوں کے لگاتار وار سے
سر اُس کا پھر اُٹھا نہیں سکتے جتن ہزار
نقصان اِس کی کاشت سے ہوتا ہے بے شمار
کچھ فائدہ نہ ایسی زراعت سے مِل سکے
جس سے کلی کسان کے دِل کی نہ کھِل سکے
اِس کے سنبھالنے میں جھمیلے بھی ہیں ہزار
جن کی طرف خیال نہیں کرتے کاشتکار
مزدور کام کرنے کو مِلتے نہیں ہیں اب
مِلتے بھی ہیں تو اور ہیں مزدوریوں کے ڈھب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مُشکل سے ہاتھ لگتے ہیں ہُشیار آدمی
محنت کے عادی اور سمجھ دار آدمی

بس چاہیئے کہ رکھو تم اِس بات پر نظر
اور فصل وہ اُگاؤ کُنوئیں کی زمین پر

کم محنتوں سے دے جو تمھیں فائدے کثیر
اور تھوڑے وقت ہی میں جو کر دے تمھیں امیر

ہر ایسے کھیت کے کرو ٹکڑے کئی کئی
اور سبزیاں اُگاؤ مُفید اور نئی نئی

اُن ساری سبزیوں کا کرو ٹھیک اِنتخاب
وہ اِنتخاب دے جو تمھیں نفع بے حساب

اور ہر مہینے دے جو تمھیں فصل اِک ضرور
پُرنور گھر تمھارا رکھے لکھشمی کا نور

فصلیں کئی ہیں ایسی کنوئیں پر جو بو سکو
جن سے کما کے دولتیں خوشحال ہو سکو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رَس بھریاں، ناشپاتیاں، امرود، بیر، آم
موہت ہیں جن پہ چھوٹے بڑے گاؤں کے تمام

ٹینڈے، کریلے، کدّو، چقندر، سلاد، ساگ
شلغم وہ تین رنگ کے جو ہیں سدا سہاگ

ہاتھوں میں جن کے قسمتِ انسان کی ہے باگ
کھاتے ہی جن کو جاگتے ہیں آدمی کے بھاگ

وہ تازہ تازہ توریاں وہ کھیرے سبز سبز
کھیتوں میں جگمگاتے ہوئے ہیرے سبز سبز

آلو، کچالو، گاجریں، بینگن وہ شام رنگ
جن کے سنہری تاج سے ہیں تاجدار دنگ

مرچیں ہری ہری سی، ٹماٹر وہ لال لال
کھا کر جنھیں حیات نئی پائیں پیر سال

خربوزے رنگ رنگ کی ہیں جن کی دھاریاں
بخشے خدا نے جن کو یہ گوٹے کناریاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گنّے وہ میٹھے میٹھے ہے رس جن کا سوم رس
ہے دیوتاؤں کو بھی جسے پینے کی ہوس

تمباکو ، زیرہ ، ہلدی کہ دولت کی کان ہیں
جن کے گنوں سے بے خبر اَن پڑھ کسان ہیں

ادرک ، پودینہ ، میتھی ، میترے وہ شاندار
ہے بھوڑ جن کے لطف و کرم سے سدا بہار

لہسن ، پیاز ، گوبھی ، مٹر ، سیم کی پھلی
فصلیں تمام ہیں یہ بڑے گُن کی کام کی

اُس وقت تک نہ ہو گے مگر کامگار تم
جب تک نہ اپنے بدلو گے لیل[۱] و نہار تم

ہر روز پانی چاہیئے اک کھیت کو ضرور
اِس سلسلے میں دیکھو نہ آئے کوئی فتور

لیکن نہ پورے طور پہ تم ہو گے کامیاب
جب تک تمہارے دل میں نہ آئیگا انقلاب

[۱] رات دن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ اِنقلاب پھیر دے جو رُخ حیات کا

اور شوق تُم میں پیدا کرے ساگ پات کا

اور اِس کے ساتھ دے تمھیں وہ عقل وہ شعور

کر دے جو وہم سارے تمھارے دلوں سے دور

اور سبزیوں کی کاشت کا دے تُم کو ذوق و شوق

جو پھینک دے اُتار کے رسمِ کہن کا طوق

ہر وقت کی یہ محنتیں رکھیں گی تُم کو چُست

بیماریوں سے دُور، تنومند، تندرُست

مصرُوف تُم رہو گے نلائی کے کام میں

دیکھو گے صُبحِ عیش کی محنت کی شام میں

مِل کر اکٹھے ایک بناؤ سوسائٹی

اور اِس طریق پر وہ چلاؤ سوسائٹی

سرمایہ جس میں خرچ ہو ہر بسوہ دار کا

اور انتظام اکٹھا ہو ہر کاروبار کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیں گی نہ تم کو لابھ مقامی یہ منڈیاں
مہنگی نہ بِک سکیں گی کبھی سبزیاں یہاں
سوسائٹی بنانے کا ہوگا یہ پھل ضرور
ترکاریاں یہ بِک سکیں گی جا کے دور دور
کِھچ کِھچ کے گاؤں گاؤں میں آئیں گی دولتیں
بیماریوں کا نام مٹائیں گی دولتیں
لیکن ہیں گاؤں والوں کی کچھ عادتیں عجیب
ترکاریوں کو بوتے نہیں ہیں یہ بدنصیب
یہ کام ہے نگاہ میں اُن کی ذلیل کام
کم ذات جس کو کرتے ہیں یا گاؤں کے غلام
وہ ناک بھوں چڑھاتے ہیں مالی کے نام پہ
اور بھیجتے ہیں لعنتیں مالی کے کام پہ
چڑھتا نہیں یہ پیشہ ہی اُن کی نگاہ میں
پتھر اسے سمجھتے ہیں عزت کی راہ میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہتا ہوں یہ ملا مجھے کوئی جھجھک نہیں
اِس بات میں سمجھ کی ذرا بھی جھلک نہیں

اِس دیس میں اگر کوئی ایسا ہے کاشتکار
رکھتا ہے مالدار جیسے جِس کا روزگار

بستی میں کوئی جِس سا نہیں بدھیمان اور
رکھتا نہیں ہے جِس کے برابر کی شان اور

کھیتی تمام سال ہے جِس کی ہری بھری
جس کو امیر رکھتی ہے یہ کیمیا گری

دانائی میں جو آپ ہی اپنی مثال ہے
معلوم ہی نہیں جسے کیا چیز کال ہے

بس وہ یہی ہے مرد، یہی شاندار مرد
پیشے ہیں جس کے پیشے کے آگے تمام گرد

سہ دانا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شاملات

ہر گاؤں میں زمین ہے کچھ شاملات کی
ہے سارے گاؤں کی یہی شہ رگ حیات کی

اس شاملات سے لیئے جانے تھے تین کام
اور اس کا ایسے ڈھنگ سے کرنا تھا انتظام

پوری ہوں جس سے گاؤں کی ساری ضرورتیں
اور ان ضرورتوں کی تھیں یہ تین صورتیں

ان تین صورتوں ہی میں ہونے تھے سب یہ کام
کرنا تھا شاملات کا اس طرح انتظام

اک حصہ اُس کا کھیل کے کاموں میں لا سکو
اور ایک حصہ اس کا چراگاہ بنا سکو

جس میں مویشی گاؤں کے چل پھر کے چر سکیں
سائے میں بیٹھیں، پانی پئیں، پیٹ بھر سکیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

اور پھول ایک حصے میں اُس کے کھلا سکو

اِک سیرگاہ، گاؤں کی اُس کو بنا سکو

اے دوستو! مگر ہے بڑے شوک کا مقام

اِن تین میں سے ایک بھی پُورا ہوا نہ کام

تُم انتظام کر نہ سکے شاملات کا

حُلیہ بگاڑا گاؤں کے نقشِ حیات کا

ٹھکرا دیا ہے تم نے بزرگوں کی بات کو

تقسیم تُم نے کر لیا ہے شاملات کو

دھو بیٹھے ہاتھ خود ہی تُم اپنی نجات سے

مُنہ پھیر بیٹھے فائدوں سے شاملات کے

کُشتی، کبڈّی، کھیل کا میداں نہیں کوئی

تفریح کا بھی گاؤں میں ساماں نہیں کوئی

پھلواڑیوں کا ذکر ہی کیا ایسے حال میں

اُن کا نہیں وجود کسی کے خیال میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سانجھی جگہ جو سانجھی ضرورت میں کام دے
جب چاہے کوئی، اُس سے اُسی وقت کام لے
ایسی جگہ نہیں تو نہیں شان گاؤں کی
ہر مشکل ایسی جا سے ہو آسان گاؤں کی
مالک بہت زمینوں کا جو بسوہ دار ہے
جڑ سب خرابیوں کی وہی نابکار ہے
مشکل ہے اُس کو پہلا ہی کھیوٹ سنبھالنا
لیکن ضرور ہے اُسے حرص اپنی پالنا
دے دے کے شاملات کے بانٹے پہ اُس نے زور
ہر چھوٹی چھوٹی بات پہ اُس نے مچا کے شور
بستی کے رہنے والوں کو حیران کر دیا
جھگڑوں، مقدموں میں پریشان کر دیا
خوش ہے وہ دوسروں کے گھروں کو اجاڑ کے
اپنی بنا سکا نہ کسی کی بگاڑ کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لیکن تمام گاؤں کی کردی فضا خراب
برپا کیا خرابیوں سے ایسا اِنقلاب

تقسیمِ شاملات کو کرنا نہ دوستو!
یہ موت خودکُشی کی ہے مرنا نہ دوستو!

اِس شاملات کا کوئی نعم البدل نہیں
جنگل ہے گاؤں میں نہ پہاڑی کوئی کہیں
ڈھوروں کے گلّے چرنے کو جائینگے کِس جگہ
اور گھاس پیٹ بھرنے کو پائیں گے کِس جگہ؟
ریوڑ یہ بکریوں کے سمائیں گے کِس جگہ
چروا ہے بھیڑیں جاکے چرائیں گے کِس جگہ؟

ہے بھی اگر کہیں تو ہے بنجر وہ شاملات
افسوس کی یہ بات ہے افسوس کی ہے بات!
بے کار مدّتوں سے یُونہی ہے پڑی ہوئی
ہیں جھاڑیاں ہی جھاڑیاں اُس پر کھڑی ہوئی!

لہ اچھا بدلہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جن سے کہ تم کو نفع کی صورت کوئی نہیں
اور اِس نظر سے اُن کی ضرورت کوئی نہیں
تنکا بھی گھاس کا نظر آتا نہیں وہاں
ہاں کچھ فضول جھاڑ کھڑے ہیں جہاں تہاں
صورت ہے جن سے بگڑی ہوئی شاملات کی
جو بات تم نے کی وہ خرابی کی بات کی!
چارے کا لینا چاہتے ہو جھاڑیوں سے کام
یہ چھوڑ دو خیال کہ یہ ہے خیالِ خام
بنجر زمیں کو صاف کرو اور لگاؤ گھاس
ہے گھاس کی بھی فصل اگر تم اُگاؤ گھاس
اور بیچ دو تمام یہ کٹوا کے جھاڑیاں
گردن پہ گاؤں والوں کی وہ ہیں کلھاڑیاں
جب تک وہ ہیں خوشی کی چلیں گی نہ گاڑیاں
ہیں اُن کے راستے میں وہ حائل پہاڑیاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

رہنے دو گھاس ہی کے لئے شاملات تم
یہ بات کام کی ہے سُنو میری بات تم

بَن، بیڑی اور رَبنی کے نشانات مٹ گئے
تم جن سے بخت ور تھے وہ دن رات مٹ گئے

سونا اُگلنے والے مقامات مٹ گئے
ضامن تمہاری شان کے بہات مٹ گئے!

آسودگی کے حرف و حکایات مٹ گئے
تم جن سے کامراں تھے وہ حالات مٹ گئے

وہ صبح و شام مٹ گئے، دن رات مٹ گئے!
مٹنے سے شاملات کے دیہات مٹ گئے!

ورثے میں تم نے پائیں بڑوں سے جو دولتیں
وہ دولتیں ہیں پاس تمہارے نہ صولتیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گاؤں کی سیر

اِک دوست کو یہ بات کہی ہم نے ایک بار
چلیئے تو دیکھنے چلیں دیہات کی بہار
کہنے لگے کہ گاؤں میں جائیں گے ہم ضرور
اِن بس بھری ہواؤں سے کچھ دِن رہیں گے دُور
لوٹیں گے ہو کے تازہ ہواؤں سے تازہ دم
پہنچیں وہاں تو ہوں گے بڑے خوش نصیب ہم
پھُلواڑیوں کی دیکھیں گے دیہات میں بہار
کھائیں گے شہد، گاجریں، رس بھری آم، انار
بچے وہ چھوٹے چھوٹے شگوفے بہار کے
لائی جنہیں بہشت سے دھرتی اُتار کے
پائیں گے کھیلتے ہوئے باغوں کے درمیاں
ایسے نظارے ہوں گے بھلا سورگ میں کہاں؟

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پاکیزگی کے نور کے روشن چراغ وہ
کردیں گے یہ بجھا ہوا دل باغ باغ وہ
پھلواڑیوں کو دیکھیں گے پھر پھر کے گاؤں میں
اور بیٹھ جائیں گے کہیں آموں کی چھاؤں میں
واپس مگر جب آئے وہ دیہات دیکھ کر
دیہات کی غلاظتیں دن رات دیکھ کر
دیہاتیوں کی عادتیں، حالات دیکھ کر
رجحان ان کے اور خیالات دیکھ کر
اُن کی اداسیوں کا ٹھکانا نہ تھا کوئی
اُن کو چھپائیں بھی تو بہانہ نہ تھا کوئی
پوچھا جو ہم نے آپ سے کیوں ہیں اداس آپ
کیسا یہ دکھ ہے آپ کو کیسا ہے پشچاتاپ؟
اک سرد آہ بھر کے وہ بولے کہ یہ گرام
افسوس ہے کہ ہند کے ہیں بدترین مقام!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خُوش خُوش گئے تھے لوٹے مگر دِل پکڑ کے ہم
اِس بات کا ہے غم ہمیں اِس بات کا ہے غم

دیکھا وہاں جو ہم نے کریں اُس کا کیا بیان
اِظہار میں سکت نہیں، مُنہ میں نہیں زُبان

واں کُوڑیوں کے ڈھیر تھے اُپلوں کے تھے مَنارے
گہوارہ تھا بلاؤں کا یا گاؤں کا غُبارے

نام و نشان ہی نہ صَفائی کا تھا کہیں
سنڈاس آسماں تھا، سنڈاس تھی زمیں

گل سڑ رہے تھے راہوں میں مُردار جا بجا
آثار نَرک کے تھے پدیدار جا بجا

چیلیں جھپٹے مار رہی تھیں یہاں وہاں
آوارہ کُتّے بھونک رہے تھے جہاں تہاں

سر پر تھے عورتوں کے غلاظت کے ٹوکرے
اور خاک اُڑاتے پھرتے تھے گلیوں میں چھوکرے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُپلے تھپے ہوئے تھے مُنڈیروں پہ ہر جگہ
بیٹھے تھے کوّے گند کے ڈھیروں پہ ہر جگہ

بدبُو تھی اِس قدر کہ خفا ہو رہا تھا دم
رکھتے تھے آگے، پڑتا تھا پیچھے مگر قدم

چلتی تھیں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں وہاں ضرُور
کرتی مگر تھی مار، سڑاند اُن کی دُور دُور

جھونکوں میں ناچتے تھے ہواؤں کے بھوت جن
دِن رات تھے وہاں کے قیامت کے رات دِن

کہلاتی تھی جو گاؤں کی سب سے بڑی گلی
سب گلیوں سے زیادہ وہی تھی سڑی گلی

تھا جانتا کوئی نہ صفائی کی خوبیاں
تھا مانتا کوئی نہ صفائی کی خوبیاں

بچے یہاں وہاں جو ہماری نظر پڑے
چھوٹے تباہ حال تھے بدحال تھے بڑے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تھی دِل خراش اُن کی بہُت حالتِ سقیم[1]
چھوٹے بڑے تمام نظر آتے تھے یتیم

غمگیں ہوئے ہم اُن کا بُرا حال دیکھ کر
مٹّی میں ایسی کونپلیں پامال دیکھ کر

تھے خاک میں مِلے ہوئے دیہات کے وہ لال
ایسا کوئی نہ تھا جو کرے اُن کی دیکھ بھال

نوخیز و نو بہار گلوں پر پڑی تھی اوس
زردار و زر نگار[2] گلوں پر پڑی تھی اوس

ننگے دھڑنگے پھرتے تھے کچھ اُن میں خستہ تن
کچھ میلے چیتھڑوں میں تھے ڈھانپے ہوئے بدن

آنکھیں مگر تمام کی گکروں سے لال تھیں
بستی کی دُردشا کی جو روشن مثال تھیں

چالیس کی پچاس میں حالت خراب تھی
بچپن کی تازگی تھی، نہ بچپن کی آب تھی

---

[1] بدحالی [2] سنہری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چھُٹپن کی دیکھ دیکھ کے نامہربانیاں

سر اُن کے سر پہ پیٹ رہی تھیں جوانیاں

اُن کا مگر نہیں کسی صورت قصور کچھ

ماں باپ نے نہ اُن کو سکھایا شعور کچھ

دن بھر اگر نہ گند اُڑائیں تو کیا کریں

بچپن کی غنزلت نہ مٹائیں تو کیا کریں

لائیں نہ اپنے سر پہ بلائیں تو کیا کریں

ہندوستاں کے دُکھ نہ بڑھائیں تو کیا کریں

آیا صفائی کا نہ نظر گاؤں میں نشاں

ہر بہترین مقام کے دامن میں تھیں وہاں

ڈھوروں کے چارا کھانے کی ناندیں گڑی ہوئی

گھر گھر وباؤں کی تھیں کمانیں پڑی ہوئی

چوپال میں تھے لگ رہے انبار گند کے

اور آنگنوں میں تھے کھڑے مینار گند کے

لہ پنجاب میں رِن کو کھُلیان کہا جاتا ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیوار و در تھے گند کے گھر بار گند کے
گلیاں تمام گند کی ، بازار گند کے

تھی گندگی سے گاؤں کی دھرتی اَٹی ہوئی
بیماریاں تمام وہاں تھیں ڈٹی ہوئی

تھے پریت گندگی کے ہواؤں میں کھیلتے
یمدوت ڈنڑ تھے گاؤں کی گلیوں میں پیلتے

جو مینڈ تھی کنوئیں کی وہ دھوبی کا گھاٹ تھی
یہ دیکھ کر ہماری طبیعت اُچاٹ تھی

پھلواڑیوں کا تھا نہ کہیں گاؤں میں نشان
صحت کی دولتوں کا کوئی تھا نہ پاسبان

روتا تھا بخت گاؤں کا گلیوں میں زار زار
بھولیں گے ہم نہ گاؤں کی یہ سیرِ نوبہار

دیہات کا اگر یہی ہندوستان ہے
کیسے کہیں کہ دیس یہ جنّت نشان ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حُقّے کا چاؤ

عادت ہے حُقّہ پینے کی دیہاتیوں میں عام
اُن کو کوئی ہے کام ضروری تو ہے یہ کام
حُقّے کی ہے نڑی کہ لٹکتا ہے مُنہ سے ناگ
بر سار ہا دُھواں ہے جو پی کر نڑی سے آگ۔
ہر دم کِسان مست ہے حُقّے کے چاؤ میں
روشن جہان اس کا ہے چلموں کے تاؤ میں
ہوتے ہیں اُس کے نوکروں یا عورتوں سے کام
مالِک بنا وہ گاؤں کا پھر بھی رہا غلام!
کچھ اپنی شکتیوں پہ سہارا نہیں اُسے
اپنا بھی کام کرنے کا یارا نہیں اُسے
کام اُس کا جس قدر ہے وہ کرتی ہیں عورتیں
بیٹھا ہے خود وہ چین سے مرتی ہیں عورتیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

حیرت ہے مجھ کو مرد کی غیرت کو کیا ہوا
کاندھے پہ اُس نے رکھا غلامی کا کیوں جوا؟

ضائع جو وقت کرتا ہے حقّے میں کاشتکار
وہ وقت اُس کا کرتا ہے نقصان بے شمار

اُس وقت سے وہ ایک تہائی اگر بچائے
اور اچھّے اچھّے کاموں میں اُس وقت کو لگائے

گندے گھروں کو صاف کرے، کوڑیاں اُٹھائے
کھیلے، نہائے، کپڑے کرے صاف، ہل چلائے

یا سیکھے لکھنا پڑھنا، کسی مدرسے میں جائے
یا سبزیوں کی کاشت کرے، فائدے اُٹھائے

یا پھول اچھّے اچھّے کہیں سے خرید لائے
اور گھر کے کونے کونے میں پھلواڑیاں کھلائے

وہ اس طرح کرے گا نہ صرف اپنا ہی سدھار
کر دے گا سارے گاؤں کو بھی وہ سدا بہار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چاند کو زیور پہنانا

کرتا ہے خوبصورتی کو ہر کوئی پسند
اور ہے یہی نمائشِ زیور میں راز بند

یہ پیارے پیارے چاند سے بڑھ کر حسین بال
ہوتا ہے آپ روپ جنھیں دیکھ کر نہال

زیور سے کیا دِکھاتے ہو ان کو سنوار کر
قدرت نے کم یہ بھیجے ہیں نقشے اُتار کر؟

بھوشن سے کیا سجاؤ گے ان کو کہ ہیں یہ چاند
خود چاند ان کی سندرتا کے رُوبرُو ہے ماند

قدرت نے کس کمال کا مکھڑا دیا اُنھیں
کس شاندار حُسن سے چمکا دِیا اُنھیں

رکھ رکھ کے تم نے گہنے گھڑے ہیں انھیں مگر
حیران ہوں کہ پاپ سہیڑا ہے کس قدر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وہ پیاری پیاری موہنی شکلیں خراب کیں
نیرنگیوں میں حسن کی جو لاجواب تھیں

جو خود خدا نے ہاتھ سے اپنے بنائی تھیں
اور اپنی خاص کاریگری سے سجائی تھیں

آرائشوں کی حسن کو پروا کوئی نہیں
دیتا دیا ہے روشنی جلتا ہے جب کہیں

اِن زیوروں سے حسن ہمیشہ ہے بے نیاز
اور قدرتی کشش سے سدا ہے نظر نواز

بچے یہ پھول ہیں پنکھڑیاں ہیں گلاب کی
درکار اُن کو روشنی ہے آفتاب کی

جب پرورش اندھیرے گھروں میں یہ پائیں گے
کچھ شک نہیں ہے اِس میں کہ مرجھا ہی جائیں گے

پہنا کے گہنے اُن کو نہ گہناؤ چاند کو
یہ ظلم ہے جو ہنسلیاں پہناؤ چاند کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سب زیوروں سے اچھا ہے زیور صفائی کا
رتبہ اِسی سے اُن کو ملے گا بڑائی کا

ٹکڑے یہ دِل کے ہیں یہ جگر کا قرار ہیں
بستی اگر ہے باغ یہ اُس کی بہار ہیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چھٹّی کا دِن

چھٹّی ضرور چاہیئے ہفتے میں ایک بار
دے گی تمھاری زندگی کو یہ نیا نکھار

ڈھوروں کو بھی نہ کام پر اُس دن لگاؤ تم
چھٹّی مناؤ اور مکمّل مناؤ تم

چھٹّی سے یہ نہیں مرا مطلب کہ کاشتکار
کھیتوں میں بند کر کے زراعت کا کاروبار

بیٹھے رہیں گھروں میں نکمّے تمام دِن
اور ایسے حال میں رہیں دِل اُن کے مطمئن

چھٹّی سے یہ مُراد ہے میری کہ خاص و عام
اُس دِن کریں گھروں میں صفائی کا انتظام

گلیوں، گھروں، رہوں سے اُٹھائیں تمام گند
کردیں گزر وباؤں کے چاروں طرف سے بند

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بھنگی کا انتظار، یہ منّت چمار کی
اک کام کے لئے یہ خوشامد ہزار کی

یہ صاف ہونے دے گی نہ گلیاں نہ گھر کبھی
بیماریوں کا دور نہ ہوگا خطر کبھی

مالک نہ اپنے ہاتھ سے جب خود کریں گے کام
گھٹنوں پہ گھٹنے دھر کے گزاریں گے صبح و شام

سارا الٹ ہی جائے گا دیہات کا نظام
مالک بنیں گے اپنے غلاموں ہی کے غلام

بے ہمتّی، فضیلتِ خود کا خیالِ خام
کر دیں گے کام مالکوں کی شان کا تمام

جی جتنا کام کاج سے مالک چرائیں گے
اتنا ہی اپنی جڑ پہ کلھاڑا چلائیں گے

جو کام کر رہا ہے وہی کامگار ہے
مخدوم ہے وہی کہ جو خدمت گزار ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بے کار سے کسی کو محبّت نہ پیار ہے
یار اُس کا ہے کوئی، نہ کسی کا وہ یار ہے

جس کی نظر میں اچھّی صفائی ہے گاؤں کی
حصّے میں اس کے سرورؔی آئی ہے گاؤں کی

کر دے نہال گاؤں کے لوگوں کو ایک دم
رحمت پہ آئے اُس کی اگر بارشِ کرم

پھلواڑیاں کھلائے، فضا کر دے مشکبارؔ
بستی کے چپّے چپّے کو کر دے سدا بہار

دیندار کی عبادتیں، یہ نفل، یہ زکوٰۃ
پنڈت کی یہ وِدیا کھیا، یہ دان پُن کی بات

دیتی تبھی ہے لُطف اگر ہوں بدن درست
کپڑے ہوں صاف جسم ہوں صاف اور چلن درست

جو ہر صداقتوں کا بھرا اس بچن میں ہے
پاکیزہ من اگر ہے تو پاکیزہ تن میں ہے

لہ سرداری ۲ے خوشبودار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مذہب ہیں جتنے، سب کو صفائی عزیز ہے
جو باخبر ہے اس سے وُہی باتمیز ہے
مذہب سے دُور ہے، جو صفائی سے دُور ہے،
نیکی سے دُور ہے وہ بھلائی سے دُور ہے،

القصّہ گاؤں، گلیوں، گھروں سے اُٹھا کے گند
جب دوپہر کا وقت ہو کرکے یہ کام بند
مُنہ، ہاتھ، پاؤں، سر کرو پانی سے خوب صاف
(وہ پرُش ہے پشو جو نہانے کے ہے خلاف)

چھُٹّی کی شام، کھیل میں ساری گزار دو
یوُں اپنی زندگی کو جِلا بار بار دو
یہ ہفتہ وار چھُٹّی بڑھائے گی تازگی
جب آئے گی یہ تازہ ہی لائے گی تازگی
اصلاح کی طرف تمھیں لے جائے گی یہی
ساری تمھاری مشکلیں سُلجھائے گی یہی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس سے صفائی پائیں گے دیہات ایک دِن
دیہات کی بنائے گی یہ بات ایک دِن
دِکھلائے گی یہ بات کرامات ایک دِن
ان کی یہ جگمگا اُٹھے گی رات ایک دِن

ہو جائے گا سُدھار جو دیہات کا شرُوع
خوُرشید ہو گا اَوجِ زمیندار کا طلُوع
اور ہو لے ہو لے آئے گا اک روز وہ سماں
ہو گی زمین گاؤں کی خوِشیوں کا آسماں

بِیماریوں کا گاؤں سے مِٹ جائے گا نِشان
بُوڑھے جوان ہوں گے، جو اں ہوں گے پہلوان
چمکے گا اُس کی شان سَحر میں نیا جَلال
ہر شام اس کی آئے گی لے کر نیا جمال

ؔله اِقبال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دُوسرا باب

مویشیوں کو ٹیکا کرانا

ٹیکا اگر ہے لازِمی اِنسان کے لِئے
پھر کیوں نہیں وہ لازِمی حیوان کے لِئے

ٹیکے سے ہو گا ان کی حِفاظت کا اِنتِظام
بیماریاں نہ گاؤں میں آنے کا لیں گی نام
ہو جائے گی تمام خرابی کی روک تھام
رہ جائے گا نہ پھر کوئی تشویش کا مقام
ڈھوروں کی زِندگی کا یہ ہو جائے گا کفیلؔ[1]
ٹیکا نہیں یہ زندگیٔ نو کی ہے سبیل

---

[1] ضمانت دینے والا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بے وقت موت سے نہ مویشی مریں گے پھر
حیران بار بار نہ تُم کو کریں گے پھر
زِندہ رہو گے تُم بھی جو زِندہ رہیں گے ڈھور
مَوقُوف ہے تُمھارا اُنھیں پر تمام زور

یہ بات کام کی ہے بڑے گُر کی بات ہے
دانش کے ہر اصُول کو اس سے ثبات ہے

اور وہ یہ بات ہے سُنو تُم کان کھول کر
(بے فائدہ ہے اِس میں کرو گر اگر مگر)

بیماریاں جب آئیں گی یک دم ہی آئیں گی
دُشمن کی مِثل آ کے اچانک دبائیں گی

ان کی تباہ کاریوں کا ہے یہی عِلاج
کر لو ابھی جو کرنا ہے دیکھو نہ کل نہ آج

موَقع ہی دُشمنوں کو شرارت کا تُم نہ دو
بیماریوں کا خطرہ کبھی مول ہی نہ لو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیہات میں کھُلے ہیں کئی ہسپتال اب
ڈھوروں کے ہیں علاج کے ان میں ہزار ڈھب

آٹھوں پہر سلوتری تیار ہیں وہاں
جاتے ہیں ہر جگہ وہ، بُلائے کوئی جہاں

تُم سا نہ ہوگا کوئی زمانے میں بے خبر
ان سے بھی تُم اُٹھا نہ سکو فائدے اگر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اچھّے اچھّے مویشی

اچھّے اگر ہیں بیل تو اچھّی ہیں کھیتیاں
یہ اچھّی کھیتیاں ہی ہیں سونے کی پیٹیاں

دُکھ ہیں، مُصیبتیں ہیں، غریبی ہے، کال ہے،
کھیتی اگر نہیں، بُرا بستی کا حال ہے،

پالو جو بیل نسل کشی کو سُدھار کے
دُکھ دھوئے جائیں جتنے بھی ہیں کاشتکار کے

دیہات کی فضاؤں میں پیدا ہو انقلاب
تارے تمھارے بخت کے بن جائیں آفتاب

پینے کو دُودھ ہاتھ لگیں کامدھین[1] گائیں
ہل جوتنے کو بیل تمھیں ایسے ہاتھ آئیں

دُکھ درد سے جو تم کو مکمّل نجات دیں
دیہات کی تمام بدل کائنات دیں

---

[1] بہشتی گائیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خالی بھڑولیوں کو جو بھر دیں اناج سے
واپس پھر آئیں دِن وہ کِسانوں کے راج کے

گلّے مویشیوں کے نہ رکھّو فضول تُم
یہ فائدے کی بات کروگے قبول تُم؟

حاجت سے اپنی فالتو ڈھوروں کا پالنا
پھندا مُصیبتوں کا ہے گردن میں ڈالنا

گھر کو اُجاڑنا ہے یہ گھر کو اُجاڑنا
ہے اپنے پھول باغ کو جڑ سے اُکھاڑنا

آپ اپنا دُکھ بڑھانے کی راہیں نِکالنا
بُنیاد آپ اپنی تباہی کی ڈالنا

ہاں بہترین نسل کے تھوڑے سے جانور
جِن کے بغیر سمجھو کہ مُمکن نہیں گزر

کچھ ان کے پالنے میں خرابی کا ڈر نہیں
تُم پر کچھ ان کا بوجھ نہیں کچھ اثر نہیں

پنجابی میں بھڑولیاں اور اردو میں کھتیاں۔ اناج جمع کرنے کیلئے مٹّی کے چھوٹے چھوٹے کوٹھے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گائے کے دُودھ ہی سے نہ پُورا چلے گا کام
اُس سے چلے گا بھی تو اَدھُورا چلے گا کام

تکلیف اِس طَرَح یہ کرو اپنی دُور تُم
گائے کے ساتھ بھینس بھی پالو ضرُور تُم

پھر جِتنا دُودھ چاہو گے مِل جائے گا تُمھیں
اور گھی کا کال بھی نہ نظر آئے گا تُمھیں

اور اپنے گھر کے بیل تمھیں ہاتھ آئیں گے
سب زیرِ باریوں سے جو تُم کو چھُڑائیں گے

لہ قرضوں وغیرہ سے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پشوؤں کی حفاظت

بیماریاں نئی نئی آتی ہیں رات دِن
دیہاتیوں کو خون رُلاتی ہیں رات دِن

دھاوا وہ بستیوں پہ جو کرتی ہیں زور کا
باقی کہیں نشان نہیں مِلتا ڈھور کا

بیل اور گائیں جِن سے کِسانوں کی ہے بہار
ہوجاتے ہیں وہ ان کی جہالت ہی کا شِکار

اپنی مگر یہ بھول کبھی مانتے نہیں
دُکھ درد کا عِلاج کوئی جانتے نہیں

اور کوستے ہیں اپنی ہی قسمت کو بار بار
ٹھہراتے ہیں اِسی کو مُصیبت کا ذمّے دار

یہ بات ان کے دِل کو نہیں کرتی کچھ اپیل
بیماریاں مِٹانے کی سوچیں کوئی سبیل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہاں اِس قدر عِلاجِ مَرَض کرتے ہیں ضرور
گلیوں میں ٹونے باندھتے پھرتے ہیں دُور دُور
اور رکھتے ہیں یقین کہ ٹونوں کا انتظام
کر دے گا دُور گاؤں سے بیماریاں تمام
افسوس! ان کو کر دیا بےسمجھیوں نے غرق
بَخت اور عِلاج میں نظر آیا نہ ان کو فرق!
تقدیر کے سپرد کئے سارے کام کاج
تدبیر کو تلانجلی دی چھوڑ کر علاج!
تعویذ اور گنڈے سے ٹلتیں اگر بلائیں
لاتیں تباہیاں نہ کبھی اس قدر وبائیں
چاروں طرف پلیگ[1] کا جس وقت زور تھا
اور گاؤں گاؤں اس کی تباہی کا شور تھا
اُس وقت اپنی جان بچانے کے واسطے
طاعون کا فساد مٹانے کے واسطے

---

[1] طاعون

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تُم نے کِئے تمام طریقے وہ اختیار
جن پر تھا گاؤں والوں کی بہبُود کا مدار
لیکن مویشیوں کو بچانے کے واسطے
بیماریوں کا خدشہ مٹانے کے واسطے
کیا تُم نے اختیار طریقہ کوئی کیا؟
اس پر جو دھیان چاہئے تُم نے کبھی دیا؟
بے روک ٹوک ڈھور جو آئیں گے گاؤں میں
بیماریاں ضرور وہ لائیں گے گاؤں میں
بندھوا کر اپنے جانوروں سے انھیں جُدا
دو چار روز تک کرو ان کا مُلاحظہ
ہو جائے جب یقین کہ ہیں وہ درست حال
پھر ان کی اور غیر ضرُوری ہے دیکھ بھال
گلّوں میں گاؤں کے وہ پھریں آ تو ڈر نہیں
ان کے قیام سے کوئی خدشہ ضرر نہیں

۱ بہتری

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیہاتی کچھ بھی سوچ سمجھ سے جو کام لیں
بیماریاں نہ گاؤں میں آنے کا نام لیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تیسرا باب

مکھّی اور مچھّر

۱۔ مکھّی

مکھّی نہیں یہ اُڑتا ہُوا ہے خُدا کا قہر
آگے ہے اُس کے زہر کے کالے کا ہیچ زہر

مکھّی ہے یہ کہ ہے کوئی یمدُوت پھر رہا
بَن بَن کے بجلیاں ہی جو لوگوں پہ گِر رہا

لاکھوں بلائیں رہتی ہیں مکھّی کے ساتھ ساتھ
غارت گری میں جو کہ بٹاتی ہیں اُس کا ہاتھ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کام اِس کا خُون پینا ہے آدم کی ذات کا
کرنا صفایا اِس کی خوشی کا حیات کا

اُڑتی ہوئی یہ جاتی ہے پر لے بکھیرتی
پانی ہر اِک جواں کی جوانی پہ پھیرتی!

چھوٹی سی چیز ہے یہ مگر ہے بہُت شریر
اس کی کمان میں ہیں ہزاروں دُکھوں کے تیر

چھلنی یہ جِن سے کرتی ہے چھوٹوں بڑوں کے دِل
سینوں پہ اُن کے توڑتی ہے عارضوں کی سِل

کھانوں پہ مکھیوں کا یہ اُڑ اُڑ کے بیٹھنا
یہ بھِنبھِنانا اور یہ جُڑ جُڑ کے بیٹھنا

خالی شرارتوں سے نہیں ان کی چال یہ
پھیلا رہی ہیں تمُ کو پھنسانے کو جال یہ
نزدیک ایسے کھانوں کے جانا نہ دیکھنا
یہ بِس بھرے گراس ہیں کھانا نہ دیکھنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بیٹھی ہوں جن پہ مکھیاں کھانا وہ روٹیاں
کھانا ہے نوچ نوچ کے اپنی ہی بوٹیاں

جس شئے پہ دیکھو مکھیاں وہ شئے کبھی نہ کھاؤ
خود کھاؤ ایسی شئے نہ کسی اور کو کھلاؤ

مکھی نے چھو لیا جنھیں ہیں زہر وہ پلاؤ
یہ جان قیمتی ہے اسے زہر سے بچاؤ

کھانوں کو ڈھانپ دو جو ہے درکار زندگی
ملتی ہے اس جہان میں اک بار زندگی

ب ۔ مچھر

مچھر نہیں یہ شعلہ ہے دوزخ کی نار کا
یا بدترین قہر ہے پروردگار کا

یہ نامراد اُڑ کے کہیں تم کو ڈس نہ لے
پھرتا ہے سوئی زہر کی مُنہ میں لئے ہوئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ڈنک اس کے تیر ہیں جو ہیں بس میں بجھے ہوئے
بچھو ہیں ایک ایک میں لاکھوں چھپے ہوئے

چھایا ہوا ہے گاؤں پہ جھکڑ بخار کا
پت جھڑ کا ہو سماں کہ سماں ہو بہار کا

دم ناک میں ہے آیا ہوا ہر کسان کا
یکساں خراب حال ہے پیر و جوان کا

یہ ہیں تمام مچھروں کی مہربانیاں
قبضے میں جن کے گاؤں کی ہیں زندگانیاں

جو پل رہے ہیں گاؤں کے قرب و جوار میں
پانی کی کھائیوں میں، گڑھوں کی کناروں میں

بھائی بہن کا رشتہ ہے دونوں کے درمیاں
ان دونوں بد بلاؤں کی یعنی ہے ایک ماں

مچھر بخار موسمی میں کر کے مبتلا
اکثر نتیجہ کرتے ہیں ظاہر بہت بُرا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بڑھ بڑھ کے رفتہ رفتہ یہی موسمی بخار
کرتا ہے رنگ ڈھنگ تپِ دق کا اختیار
اور بے شمار روگ تپِ دق کے یارباش
جو موسمی بخار کے ہوتے ہیں خواجہ تاش[1]
پیچھا وہ چھوڑتے ہی نہیں ہیں کسان کا
پی جاتے ہیں تمام لہو خستہ جان کا
مکھّی کے شر کا دائرہ مچھّر سے کم نہیں
دونوں میں کون ہے جو بنا ہی میں یم نہیں؟
گھر گھر مصیبتوں کے یہ قصّے کہانیاں
ہیں ان ستمگروں کے ستم کی نشانیاں

[1] ایک ہی مالک کے ملازم

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

موت کا پیغام (چیچک)

آئی پیام موت کا چیچک لیئے ہوئے
بستی اجاڑنے کا تہیہ کیئے ہوئے

اُبھری ہوئی جوانیاں اس نے لتاڑ دیں
خُوش شکل نوجوانوں کی شکلیں بگاڑ دیں!

ماریں وُہ تان تان کے سینوں میں برچھیاں
کہہ اُٹھی خلق اس کی جفاؤں پہ الاماں!

ماؤں سے اس نے چھین لیئے بیٹے ہونہار
دیپک بڑھائے اس نے اُمیدوں کے بے شمار

دِل ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے چھلنی کیئے جگر
گھاؤ نہ جن کے بھرنے میں آئیں گے عمر بھر

یہ وُہ بلا ہے جس کو مٹانا ہی چاہیئے
اِس بات کو دِلوں میں بٹھانا ہی چاہیئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کوشش کریں جو اس کو مٹانے کی عام لوگ
ہو جائے دفع گاؤں سے فوراً یہ دُشٹ روگ

چیچک کا مُفت ٹیکا لگاتے ہیں ڈاکٹر
گھر گھر میں گاؤں گاؤں میں جاتے ہیں ڈاکٹر

دیہاتیوں کی زندگی کے یہ نگاہبان
رکھتے ہیں گاؤں گاؤں کا ہر صُبح و شام دھیان

چاروں طرف کھُلے ہُوئے ہیں ہسپتال بھی
جا سکتے ہیں امیر بھی واں تنگ حال بھی

ہوتی ہیں سب دوائیں وہاں مُفت دستیاب
دیہاتیوں کو فائدہ ہے اس سے بے حساب

جائیں وہاں پہ ٹیکا کرائیں تمام لوگ
اور اس طرح سے اپنے مٹائیں تمام روگ

قُدرت نے خوبصورتی ہر اک بشر کو دی
کنگال کو بھی دی وُہی، دھنوان کو جو دی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُس کی سخاوتیں ہیں سدا ایک حال پر
بدکار پر وُہی ہیں وُہی خوش خصال پر
اُس کی دیا کے دوار کھُلے ہیں تمام پر
آقا پہ ہے وُہی جو نظر ہے غلام پر
پابندیوں سے اُس کی ہیں بیگانہ بخششیں
بندوں پہ اس کی عام ہیں روزانہ بخششیں
چہرے یہ داغدار یہ شکلیں گھناؤنی
جن پر نکھار آئے اساڑھی نہ ساؤنی
دُکھ اندھے پن کا اور یہ بدصورتی کا روگ
رونا یہ عمر بھر کا یہ ماتم یہ غم یہ سوگ
یہ لاڈلوں کی موت پہ ماؤں کی بے کلی
وِدھواؤں کے یہ سوگ یہ پتّی گلی گلی
ایشور کا ہے کرودھ، نہ قسمت کا ہے عتاب
تُم خود ہو جب خراب تو قسمت بھی ہے خراب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لگواؤ ٹیکا بچّوں کو پہلے ہی سال تُم
پھر ساتویں برس یہی رکھّو خیال تُم

دہراؤ چودھویں میں بھی ٹیکا یُوں ہی اگر
چیچک کا پھر نِشان نہ آئے کہیں نظَر

دُکھوّں کے تُم کو کھانے پڑیں پھر نہ تلخ پھل
اس بات پر کرو جو ذرا دھیان سے عمَل

اس کے بغیر پھُولے پھلے گی نہ زِندگی
خُوشیوں کے راستے پہ چلے گی نہ زِندگی

ٹیکا ہی زِندگی کو بناتا ہے زِندگی
اِک زِندگی پہ دُوسری لاتا ہے زِندگی

ٹیکا ہی زِندگی کی بڑھاتا ہے زِندگی
ٹیکے سے آدمی نئی پاتا ہے زِندگی

ٹیکا ہی زِندگی کو بناتا ہے کامیاب
سودا اُدوُں کا ایک یہ داڑُو ہے لاجواب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پرماتما کا کرودھ (طاعون)

بیماری اس کو کہنا ہے دیہاتیوں کی بھول
طِب ہے نراس جس کی دوا سے یہ ہے وہ سُول

پلتی ہے پی کے خُون وہ خُونی بلا ہے یہ
اِنسان کی مُصیبتوں کی اِنتہا ہے یہ

پڑتی ہے پیچھے گاؤں کے جب پنجے جھاڑ کے
نقشے بگاڑتی ہے ہٹاڑ اور اُتاڑ کے

کر دیتی بستیوں کو کھنڈر ہے اُجاڑ کے
اس کے عجیب ڈھنگ ہیں کچھ مار دھاڑ کے

چُوہوں کی پیٹھ پر ہے سواری اسے پسند
بے چاروں بے پناہوں کی زاری اسے پسند

اِنسان کے لہُو کی نہاری اسے پسند
اور پسّوؤں سے دوستی یاری اسے پسند

(۱و۲) جس گاؤں سے دریا گزرتا ہے وہاں کا جو رقبہ دریا کے مُلحق ہوتا ہے اور بارشوں میں دریا سے سیراب ہو جاتا ہے اُسے ہٹاڑ۔ جو رقبہ اُونچا ہو [illegible] اور سیراب نہیں ہوتا اُوتار کہلاتا ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چوہے اگر نہ ہوں تو یہ ویرانیاں نہ ہوں
حیرانیاں نہ ہوں یہ پریشانیاں نہ ہوں
یہ ہاوہو[1] یہ غم کی فراوانیاں نہ ہوں
یہ سینہ کوبیاں یہ عزا خوانیاں نہ ہوں

آباد گھر نہ اُجڑیں کھنڈر ہوں نہ بستیاں
آئیں نظر نہ موت کی یہ چیرہ دستیاں[2]

چوہوں کو بس گھروں کا اندھیرا پسند ہے
سب سے سیاہ کونے میں ڈیرا پسند ہے

سو فتنوں سو بلاؤں کے ہیں پیش کار یہ
لاتے ہیں ساتھ ساتھ چڑیلیں ہزار یہ

سائے میں ان کے پل رہے ہیں بھوت پریت جن
جس گھر میں ان کا ڈیرا ہے اس کے برے ہیں دن

چن[3] ان کے جس قدر بھی ہیں ہیں گھاتکوں کے چن
آئے ہیں یہ چکانے کو کس دن کا تم سے رن[4]؟

---

[1] ماتم پرسی [2] غلبے [3] نشان [4] قرضہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو آگ یہ لگائیں وہ بُجھتی نہیں ہے آگ
چُوہے نہیں یہ پھر رہے ہیں پھن اُٹھا کے ناگ

جِس گھر کا کھائیں گے یہ مِٹائیں گے گھر وُہی
دُشمن نہیں کِسان کا ان سے بڑا کوئی

چُوہوں کے بِل نہیں یہ ہیں توپوں کی نالیاں
یا موت نے بچھا رکھے ہیں جال جالیاں

چُوہوں کی پالتے ہو جب اپنے گھروں میں فوج
کیوں موت پھر کرے نہ تمھارے گھروں میں موج؟

ہر حال میں دُرُست ہے دُشمن کا مارنا
جیسے ہو گھاٹ موت کے اُس کو اُتارنا

پھر ان کو دفع کرنے میں ہو ڈھیل ڈھال کیوں
دُشمن کو مارنے میں ہے یہ قیل[۱] و قال کیوں

اِک ان کے دفع کرنے میں ہیں سینکڑوں بھلے
یہ بد بلا ہیں ان کو لگاؤ نہ تم گلے

---

[۱] دیر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سب سے ضروری چیز ہے اپنی سلامتی
اپنی سلامتی میں ہے سب کی سلامتی

یمدوت کا سلام (ہیضہ)

سنڈاس کے یہ ڈھیر ہوا میں کھلے ہوئے
یہ زہر کوڑیوں کے فضا میں گھلے ہوئے

ننگا کنوؤں کو رکھنا نہ چھت ان پہ ڈالنا
اور صاف برتنوں سے نہ پانی نکالنا

کپڑے کنوئیں کی مینڈ پہ دھونا پچھوڑنا
پینے کے پانی کو کھلا اوپر سے چھوڑنا

جوہڑ کا پانی پینا نہ لیکن ابالنا
اچھی طرح نہ کھانے کے برتن کھنگالنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کھانا، گلے سڑے کئی دِن کے، خراب پھل
ننگے گھڑوں سے پینا خراب، اور کثیف[1] جل

اس نامراد روگ کی بُنیاد ہیں یہی
قاتل یہی ہیں گاؤں کے جلّاد ہیں یہی

چلتی ہیں گرمیوں میں لگاتار آندھیاں
آتی ہیں گند اُڑاتی دُھواں دھار آندھیاں

کوڑا اُچھالتی ہوئیں سارے جہان کا
ڈھیروں کا، کھائیوں کا، گڑھوں کا، کتھان کا

امرت کنوؤں کا زہر بناتی ہیں بے دریغ
ان میں منوں ہی گند ملاتی ہیں بے دریغ

پانی کہ جس پہ گاؤں کی صحت کا ہے مدار
رکھتا ہے زندگی کی بِنائیں جو برقرار

جس کی پوترتا ہے مٹاتی تمام روگ
جس بات سے نہیں مگر آگاہ عام لوگ!

---

[1] ناپاک ۔ گندہ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہو کر پلید آفتیں ڈھاتا ہے بے شمار
بس تم کرو طریق کوئی ایسا اختیار

جس سے کنوؤں میں جانے نہ پائے یہ گندگی
امرتِ کنوؤں کا بس نہ بنائے یہ گندگی

بستے ہوئے گھروں کو نہ ڈھائے یہ گندگی
یہ تیر گاؤں پر نہ چلائے یہ گندگی

پانی نکالنے کے لئے ڈول رسیاں
جو ہٹ کنوؤں کے منہ پہ ہوں رکھی رہیں وہاں

ان ڈولوں، رسیوں کو کوئی لو نہ اور کام
پانی انھیں سے کھینچا کریں گاؤں کے عوام

جل میں مگر پوترتا آنے نہ پائے گی
جب تک کنوؤں سے گار نکالی نہ جائے گی

برسات میں کنوؤں کا نہیں رہتا صاف جل
مشکل یہ وہ نہیں کہ نہ ہو سہل جس کا حل

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لاؤ، کہیں سے لاؤ، کلورین[1] لاؤ تُم
پانی کو صاف اُس کی مدد سے کراؤ تُم

جب گاؤں والے پانی پئیں گے یہ پاک صاف
ہیضہ نہ پھر کرے گا کسی گاؤں کا طواف

یہ موسمی بُخار، یہ پیچش، یہ سر کا دَرد
رکھتے ہیں ولولے جو جوانوں کے دِل کے سَرد

سپنے میں بھی نہ آئیں گے دیہات میں نظر
بیماریوں کا جاتا رہے گا تمام ڈر

کیا کیا کُنوؤں کے گرد تباہی کے ہیں مَواد
گندے گڑھوں نے کھو دیا دیہات کا سواد

گندہ یہ پانی کھود کے نالی نکال دو
پھر صاف سُتھری مٹّی وہاں لا کے ڈال دو

واپس یہ جل کُنوؤں میں جو جانے نہ پائے گا
یہ زہر پھر نہ گاؤں کے پینے میں آئے گا

---

[1] کلورین (CHLORINE) ایک انگریزی دوا کا نام ہے جو ہر اک دوا فروش کی دُکان سے مل سکتی ہے [illegible]

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بلاؤں کی چھاؤنی

دیہات کی جو ہوتی ہے برسات کی بہار
وہ موسمی بخار کی ہوتی ہے پیشکار

دیہات کے نچان، گڑھے، کھائیاں تمام
اور جس قدر بھی مٹی اُٹھانے کے ہیں مقام

ہوتے ہیں پانیوں میں تمام و کمال غرق
رہتا نہیں اُچانوں، نچانوں میں کوئی فرق

بوتے ہیں جب کسان اساڑھی کی کھیتیاں
اور ساونی اُٹھانے کا آجاتا ہے سماں

طوفاں اُٹھاتا آتا ہے تب موسمی بخار
کرتا ہے بے دریغ زن و مرد کو شکار

پانی سے یہ بھرے ہوئے تالاب کھائیاں
گہوارے مچھروں کے، بلاؤں کی دائیاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بن جاتے ہیں یہ گاؤں میں نیزے[1] پر آفتاب
اور لاتے ہیں تباہیاں بے حد و بے حساب

ہوتے نہ یہ نشیب اگر بستیوں کے پاس
ہوتا نہ زندگی سے کوئی گاؤں میں نراس

یہ توڑتا ستم نہ کبھی موسمی بخار
یہ آفتیں نہ ہوتیں کسی کے گلے کا ہار

یہ کھائیاں ہیں گاؤں کے حق میں بہت بری
دن رات اپنی تیز ہی رکھتی ہیں یہ چھری

سامان موت کے یہ اکٹھے کرو نہ تم
مارو نہ گاؤں والوں کو خود بھی مرو نہ تم

دشمن کو گھر کے پاس بسانے سے فائدہ؟
اس التفات[2] کا ہے کہیں کوئی قاعدہ؟

چھاتی کو پیٹ پیٹ کے ہر گاؤں کے قریب
واویلا کر رہا ہے تمہارا بُرا نصیب

---

[1] قیامت کے دن سورج اور زمین کا فاصلہ [2] مہربانی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور بار بار دے رہا ہے یہ دُہائیاں
جڑ ہیں تمام گاؤں کے دُکھوں کی کھائیاں

تُم مانو یا نہ مانو مگر سچ ہے یہ بیان
دیہات میں گڑھے یہ مُصیبت کے ہیں نشان

جب موسمی بُخار کا موسِم قریب آئے
صُبح اسوُج لانے کو بھادوں کی شام جائے

کونین کی خرید کے لے آؤ گولیاں
دو تین چار، روز نگل جاؤ گولیاں

کڑوی تو ہیں ضرُور مگر کھاؤ گولیاں
تپ کی یہی دوا ہیں یہی لاؤ گولیاں

گولی کونین کی ہے کہ اَمرت جما ہُوا
رحمت کا اس میں ہے کوئی دریا تھما ہُوا

مُکھیا ہر ایک گاؤں کا رکھے اگر خیال
کر سکتا ہے وہ گاؤں کے لوگوں کو یُوں نہال

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ملبے[1] سے کچھ کو نین وہ جا کر خرید لائے
خود کھائے اور بستی کے ہر فرد کو کھلائے

خدمت کرے وہ اس طرح ہر کاشتکار کی
اور دور رکھے گاؤں سے لعنت بخار کی

لیکن تمام کام یہ مکھیا پہ چھوڑنا
کیا اپنے فرض سے نہیں منہ اپنا موڑنا؟

کیوں اپنے دکھ کا غیر بنے چارہ گر کوئی؟
محتاج کس لئے ہو بشر کا بشر کوئی؟

کیوں اپنے دکھ کو آپ مٹائے نہ آدمی
کیوں اپنا بوجھ آپ اٹھائے نہ آدمی؟

کیوں اپنی شکتیوں سے نہ لے کام آدمی
کیوں لے مدد کو دوسرے کا نام آدمی؟

غیروں کی ہو مدد کا سہارا اسے تو کیوں؟
سمجھے کوئی غریب بچارا اسے تو کیوں؟

---

[1] گاؤں کا سانجھا خرچ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مُکھیا ہو بِسوہ دار ہو مالِک ہو یا نفر
رکھے بھروسا اپنی ہی طاقت پہ وہ اگر

مِٹ جائے گاؤں گاؤں سے دُکھ درد کا نشان
بھرپُور راحتوں سے ہو دہقان کا جہان

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آوارہ کُتّے

آوارہ پھر رہے ہیں یہ کُتّے جو گاؤں میں
سُورج کی رَوشنی میں سِتاروں کی چھاؤں میں

یہ اور بات ہے نہ کرو تم اگر خیال
ورنہ یہ کُتّے گاؤں کی ہیں جان کا وَبال

چکّر لگانا ان کا مکانوں کے اِرد گِرد
اُودھم مچانا ان کا دُکانوں کے اِرد گِرد

ڈیرے جمائے رکھنا کُنوؤں پر سَحَر و شام
کرنا پلید پانی کے برتن، گھڑے تمام

دیوانہ بَن کے خُون خُدائی کا چاٹنا
جڑ زندگی کے رُوکھ کی دانتوں سے کاٹنا

عَف عَف سے مغز کھانا، ستانا تمام رات
ہلکان کرنا اور جگانا تمام رات

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ کام ان کے، دشمنوں کے ہیں تمام کام
اس دشمنی کی چاہیئے کچھ کرنا روک تھام
سوچو کہ ان کی کس طرح آوارگی ہو دور
بستی کے رہنے والوں کی بیچارگی ہو دور

آوارہ کُتے ہونے نہ دو بستیوں میں جمع
اس ڈھنگ ہی سے کرلو خرابی کا قلع قمع
اور بہترین نسل کے کُتے کہیں سے لاؤ
اور چوکیدار اپنے گھروں کا اُنھیں بناؤ

رکھا کرو گھروں میں انھیں دن کو باندھ کر
جب رات آئے ان کو کھُلا چھوڑ دو مگر
آوارہ کُتے پھر نہ نظر آئیں گے تمھیں
اور پاسبان مُفت کے مِل جائیں گے تمھیں
کُتوں کے دُکھ سے ہو گا نہ ہلکان پھر کوئی
خطرے کا رہ نہ جائے گا اِمکان پھر کوئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آئیں گے پھر نہ چور، نہ ہوں گی یہ چوریاں
ممکن نہ ہوں گی، ڈاکوؤں کی سینہ زوریاں

ٹِڈّی دَل

آفت ہے ایک اور زمیندار کے لئے
سرسبز کھیت جس نے اجاڑ اس کے کر دیئے
تِنکا بھی اس نے کھیت میں چھوڑا نہ گھاس کا
ورنہ تھا کچھ کسان کو توڑا نہ گھاس کا
آفت یہ آئی ٹڈّیوں کے دَل کے بھیس میں
ہلچل مچادی جس نے کسانوں کے دیس میں
کھیتوں میں بیٹھا ٹڈّیوں کا دل جہاں جہاں
سبزے کا رہ گیا نہ رہا فصل کا نشاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایسی بلا کے مُنہ سے خدا کھیت کو بچائے
ایشور کرے پلیٹ میں اس کی نہ گاؤں آئے

جس وقت تم کو آئے نظر ٹِڈیوں کا دَل
فوراً مِری ہِدایتوں پر تُم کرو عمل

غفلت اگر کرو گے تو نقصان اُٹھاؤ گے
ہر فصل اپنی بھول پہ آنسو بہاؤ گے

کوشش کرو کہ دَل نہ کرے گاؤں میں قیام
ہو کر اِکٹھے گاؤں کے چھوٹے بڑے تمام

پیپے بجاؤ، ڈھول بجاؤ، مچاؤ شور
اور جس قدر بھی ہو سکے اس میں لگاؤ زور

دَل کا قیام تا کہ نہ ہو گاؤں میں کہیں
اس روگ کی دوا کوئی اس سے بڑی نہیں

ہو گا اگر ذرا سا بھی اس کا کہیں قیام
بن جائے گا قیام یہ آفات کا مقام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انڈے وہاں پہ ٹڈیاں چھوڑیں گی اس قدر
چھٹکارا ٹڈیوں سے نہ پاؤ گے عمر بھر

کوشش کے باوجود وہ بیٹھیں کہیں اگر
تم خاص طور پہ رکھو اس کھیت پر نظر
ایک ایک اِنچ کھرچ کے اس کالُداں سے
مٹّی سے پھر تمام وہ انڈے نکال کے

گہرے گڑھوں کی تہ میں وہ رکھ دو سنبھال کر
پھر اِن گڑھوں کو خوب بھر دو مٹّی ڈال کر
اور احتیاط سے اُنھیں قبروں میں گاڑ دو
ان موذیوں کی سِر سے جڑیں ہی اُکھاڑ دو

پھر بار بار کھیت میں گہرا سا ہل چلاؤ
جتنا بھی زور کھپ سکے اس کھیت میں کھپاؤ
اُلٹاؤ ایسے کھیت کی مٹّی کو بار بار
یہ کام وہ ہے تم کو کرے گا جو کامگار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہاں مگر یہ بات ضروری نہ بھول جائیں
کم آدھے فٹ سے گہرا کبھی بھی نہ ہل چلائیں

ورنہ یہ انڈے رُوپ بلاؤں کا دھار کے
پھرنے ہی دِن نہ دیں گے کبھی کاشتکار کے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چوتھا باب

ایک دیہاتی میلہ

دِن آ گئے کھلے سماں آیا بہار کا
بدلا ہوا ہے رنگ ہی لیل و نہار کا

آیا ہے گاؤں گاؤں کا جوبن نکھار پر
چھائی ہوئی ہیں اُن پہ بہاریں بہار پر

جو اور چنے کٹے ہوئے ہیں کھیت میں پڑے
گیہوں کہیں کہیں ہیں ابھی تک مگر کھڑے

کھیتوں میں پھر رہی ہیں بٹیروں کی ٹولیاں
اور تیتروں کی دِل کو لبھاتی ہیں بولیاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہے کھلبلی مچی ہوئی ہرنوں کی ڈار میں
اور جا رہے کلنگ ہیں اُڑتے قطار میں

چنڈول اُونچی اُونچی سُروں میں ہے گا رہا
طُوفان راگ کا ہے کوئی اُمڈا آ رہا

مست اس کی دِل فریب سُروں سے ہیں بستیاں
گہرائیاں، بُلندیاں، میدان، پستیاں

آکاش، دھرتی، چاند، ستارے، پہاڑ، بن
جنگل، اُجاڑ، وادیاں، دریا، کھنڈر، چمن

کچنار، توت، نیم، جہاں نیم، بڑ، مدار
سیتا برکھش، ڈھاک، پپیتا، سرس، کُنار

اوڑھے کھڑے ہیں دھانی دوشالہ بہار کا
قدرت نے بخشا ان کو صلہ انتظار کا

تہ کر رہی ہیں اپنے لحافوں کو سردیاں
اور چادریں بچھا رہی ہیں اپنی گرمیاں[۱]

---

[۱] یہاں عروضی قافیے کا التزام نہیں ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بدلی ہوئی ہوا ہے زمین آسمان کی
آشائیں ساری ہو گئیں پوری کسان کی

بجتا ہے بین باجا کہیں، بنسری کہیں
چمٹا کہیں، ستار کہیں، ڈھولکی کہیں

دھرتی نئی ہے اور نیا آسمان ہے
ایشور کی مہربانیاں ہیں اور کسان ہے

کیفیتیں عجیب ہیں میلے کی شان کی
آتے ہی اُس کے کِھل گئیں باچھیں کسان کی

وہ دھوم دھام، ڈھول ڈھمکا وہ دھج ہے آج
جس سے ہے گاؤں والوں کا بگڑا ہوا مزاج

نکلیں گھروں سے ہو کے اکٹھی رسیلیاں
پہنے گلوں میں ہنسلیاں، ناکوں میں تیلیاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اِک دُوسری سے مونڈھے مِلاتی ہُوئی چلیں
اِٹھلاتی، شرم کھاتی، لجاتی ہُوئی چلیں

چہروں کو گھونگھٹوں میں چُھپاتی ہوُئی چلیں
ٹخنوں سے گھگریوں کو اُٹھاتی ہُوئی چلیں

دھوُل اپنے اِردگرد اُڑاتی ہُوئی چلیں
دیوی استھان کو چلیں، گاتی ہُوئی چلیں

چلتی ہیں وہ تو گھوُمتی ہیں ان کی گھگریاں
گاتی ہیں وہ تو جھوُمتی ہیں ان کی گھگریاں

دھوئی گئیں کبھی جو نہ گھر میں نہ گھاٹ پر
دھوبی کی ناند ہی میں نہ دریا کے پاٹ پر

تاڑے ہیں گھگریوں سے زمیں پر لٹک رہے
سر ہیں اِدھر اُدھر جو ہوا میں پٹک رہے

کچُھ پاپیادہ جاتی ہیں کچھُ رتھ میں ہیں سوار
ہر اک نے سر پہ اوڑھنی اوڑھی ہے رنگدار

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

وجد آفریں ہے ان کے بھجن کیرتن کا جوش
تانیں وہ ان کی مدھ بھری ہیں غیب کا سروش

بھولی ہوئی تمام ہے، سدھ بدھ تمام کی
لین استتی میں ہو رہی ہیں رام نام کی

نکلے جو ان کالی کے جیکارے مارتے
کچھ زیر لب ہیں جا رہے منتر اچارتے
کچھ گیت گاتے جاتے ہیں ڈانگیں لیے ہوئے
کچھ لڑکھڑاتے جاتے ہیں مدرا پیے ہوئے

کچھ ان میں گھڑ سوار ہیں کچھ سانڈنی سوار
کچھ جا رہے ہیں پکڑے ہوئے اونٹ کی مہار
کچھ آ رہے ہیں بہلی کے بیلوں کو ہانکتے
کچھ جا رہے ہیں دوڑتے لنگڑاتے جھانکتے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

مُگدر اُٹھا رہے ہیں اکھاڑے میں پہلوان
گدّی پر اپنی جوتشی جی ہیں براجمان

بِینیں کہیں کہیں ہیں سپیرے بجا رہے
کرتب کہیں کہیں ہیں مداری دِکھا رہے

بازیگروں نے پاؤں سے باندھے ہوئے ہیں سینگ
رسّی پہ سینگ رکھ کے بنائی ہوئی ہے پینگ

دھرتی سے آسمان کو اُڑتے ہیں وہ کبھی
دھرتی کو آسمان سے مُڑتے ہیں وہ کبھی

ہیں رونقیں لگی ہوئی بھیروں کے ڈھیر پر
مستی میں مور ناچ رہے ہیں مُنڈیر پر

بالک وہ چھوٹے چھوٹے وہ دیہات کے رتن
ماتا پتا کے لاڈلے، سرمایۂ وطن

میلے کچیلے چیتھڑوں میں ڈھانپ کر بدن
مٹّی اُڑا رہے ہیں اِسی میں ہیں وہ مگن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

برفی، ملائی، گُلگُلے، لڈّو، جلیبیاں
پکوان، پُوڑے، پُوڑیاں، پاپڑ، مٹھائیاں
رس گُلّے، گول گپّے، پکوڑے، پکوڑیاں
جن پر ہیں بھنبھنا رہی میلے کی مکھّیاں
لے لے کے مول کھا رہے ہیں اُن کو عام جن
بچّوں کے دیکھ کر اُنھیں للچا رہے ہیں من
اور پاس ہی دکانوں کے ہیں گندگی کے ڈھیر
چُن چُن کے جن سے کھا رہے ہیں عام لوگ بیر
بیمار کُتّے چاٹ رہے ہیں کڑاہیاں
چیلیں جھپٹّے مار رہی ہیں جہاں تہاں
نتھنے پھُلائے پھرتے ہیں سؤر بھی دائیں بائیں
اور مغز چاٹے جاتی ہے کوّوں کی کائیں کائیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

راوی کی رانیاں

ان رانیوں نے دشت و بیاباں بسا دیئے
راوی کے خارزار گلستاں بنا دیئے

بیکنٹھ کا ہنڈولا گھروں کو بنا دیا
حُسنِ ازل کی ضَو سے انھیں پھر سجا دیا

دھوئیں انھوں نے رُخ کے اُجالوں سے ظُلمتیں
تبدیل راحتوں میں کیں جنگل کی کُلفتیں

زیور ہے ان کا حُسنِ خداداد و سادگی
زینت ہے ان کے چہروں کی دِل کی کُشادگی

دخل ان کے حُسن میں نہیں بھاڑے جُوار کا
عالم سدا ہے ایک سا ان کے نِکھار کا

خُوبی یہ ان کی شہروں کے صدہا ہزار حُسن
محتاج پوڈروں کے وہ ناپائیدار حُسن

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

منّت گزارِ غازۂ جاپان و جرمنی
مرہونِ مالِ تازۂ جاپان و جرمنی

حمام[۱]، لکس[۲]، مونا[۳]، سنو[۴]، سینٹ[۵] کے غلام
کنگھی، کریم[۶]، برش، لونڈر[۷] سے شاد کام

سورج کی روشنی میں ہے جن کا فروغ ماند
بجلی کی روشنی میں چمکتا ہے جن کا چاند

جو جینٹ[۸] کے، بوسکی کے ہلیش[۹] کے غلام حسن
وہ مستعار حسن[۱۰]، وہ سب ناتمام حسن

کر دوں اگر نثار تو نقصان کچھ نہیں
ان میں قیامِ وضع کا سامان کچھ نہیں

دنیٰ کا منتہٰ انھوں نے نہ دیکھا تمام عمر
اور رکھا تین کپڑوں سے لیکھا تمام عمر

۱-۲ صابون کی قسمیں ۳ منہ پر ملنے والا چکنا اُبٹنا ۴ خوشبودار تیل ۵ غازہ ۶ خوشبودار ولایتی تیل ۷-۸-۹ قیمتی کپڑے ۱۰ مانگے ہوئے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تہ بند، کرتی، سر کا دوپٹہ یہ پارچے
ان کی تمام زندگی کے ہیں مطالبے

دھوبی کی ماشکی کی ضرورت سے بے نیاز
راوی کا گھاٹ ہی ہے سدا ان کا کارساز

صدق و صفا کا آئینہ ہیں ان کی صورتیں
یا آسماں سے اتری ہیں حوروں کی مورتیں

ڈوبی ہوئی گلاب میں رو ان کے سانس کی
انگور کی ہے بیل جنوبی[1] فرانس کی

کرتی شروع تڑکے سے ہی ہیں گھر کا کام کاج
چکی میں گا[2] ڈال کے ہیں پیستی اناج

پھر پیڑھیوں پہ بیٹھ کے جنگل کی رانیاں
ہیں چاٹیوں میں ڈالتی رنگیں مدھانیاں[3]

---

[1] یورپ کا مشہور ملک [2] اناج کا تھوڑا سا حصہ [3] دودھ دہی کو بلونے کی چیز

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جن کی دبی صدائیں ہیں آکاش بانیاں
راوی پہ جمنا کی ہیں سناتی کہانیاں
مکھن ہیں رس وہ بھرتی ہیں ساندل کی بار[1] کے
دس جن کے آگے ہیچ ہیں امرت کی دھار کے
مجھ کو نہیں یقین کہ گوکل کی بھوم پر
مکھن کسی نے کھائے ہوں ان سے لذیذ تر

پھر کرتی ہیں تلاوتیں قرآن پاک کی
دکھلاتی ہیں حرارتیں ایمان پاک کی
دن ہوتے ہی اٹھاتی ہیں لسی کی چاٹیاں[2]
مرگوں کی مثل چڑھتی ہیں راوی کی گھاٹیاں
ساحل سے دور دھان کے کھیتوں کے درمیان
مرزے[3] کی کلیاں گا رہے ہیں جس جگہ کسان

---

[1] لائلپور، جھنگ، شیخوپورہ کے ضلعوں کے وہ جنگل جو لوئر چناب نہر سے سیراب ہوئے ہیں ساندل بار کہلاتے ہیں [2] مٹی کا دودھ دہی بلونے کا برتن [3] پنجاب کا مشہور گیت ۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(موتی، لرزتی، گونجتی، گہ دھیمی، گہ بلند
دل سوز، دلِ فریب، دلِ آویز، دلِ پسند
میٹھی سُروں نے باندھ رکھا ہو سماں جہاں
جُھک جُھک کے غور سے جنھیں سُنتا ہو آسماں

اور بیل ہانکنے کی صدائیں کبھی کبھی
یا ڈیک کے کنارے جھلاڑوں کی کھٹ کھٹی
یا بُڑبُڑانا اونٹ کا، زاغ و زغن کا شور
کم گاہ گاہ کرتا ہے اس سلسلے کا زور)

اس جا پہنچ کے چاٹیاں سر سے اُتار کے
دھرتی پہ بیٹھ جاتی ہیں وہ گوٹھ مار کے
اور چوڑے چوڑے بھرتی ہیں منگر[1] ٹھناک[2] کے
کرتی ہیں پیش کرشکوں کو اپنے ہاتھ سے

ان کی تکان، ماندگی، بھوک اور تشنگی
کھوتی ہیں ان میں پھونک کے پھر تازہ زندگی

---

[1] مٹی کے بڑے بڑے پیالے [2] گاڑھی لسی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہوتے ہی شام گاؤں کی نوخیز لڑکیاں

معصوم بھولی بھالی دِل آویز لڑکیاں

ہو کر اکٹھی ڈال کے گھیرے قریب و دُور

اُٹھتے ہوئے شباب کے نشے میں ہو کے چُور

باہوں میں باہیں ڈال کے اور جھُوم جھُوم کے

جھُک جھُک کے، پھیل پھیل کے اور گھُوم گھُوم کے

تالی بجا بجا کے بہ اندازِ دل نشیں

گاتی ہیں ایک ساتھ بہ آوازِ دل نشیں

"تُو دیکھ! نُورپور کو نہ جا، دیکھ بہمنا[1]

تُو اُس جگہ سے دل نہ لگا، دیکھ بہمنا

مُغلانیاں ہیں واں کی بلا دیکھ بہمنا

پھندے میں لیں گی تجھ کو پھنسا دیکھ بہمنا

لے جائیں گی وہ دِل کو چُرا دیکھ بہمنا

ہے رنگ رُوپ اُن کا بلا دیکھ بہمنا"

---

[1] برہمن سے مراد ہے۔

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پانچواں باب

سرسری نظر

یہ دُکھ کی داستان یہ غم سے بھرا بیان
دیہاتیوں کے حال پہ یہ آہ یہ فغان

اِک دِل جلے کے دِل سے ہے نکلی ہوئی پکار
ممکن ہے کر سکے یہ کِسانوں کا کچھ سُدھار

دُنیا بدل چکی ہے تمام و کمال آج
دیہات کا مگر ہے وُہی حال لاعلاج

دیہات کو بچانے کی تدبیر اب کرو
تاخیر ہے خراب نہ تاخیر اب کرو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیہات کی صفائی میں غفلت یہ ہے بڑی
اُن کی رگوں کو کاٹتی جاتی ہے یہ چھری
خوش ہو رہے ہو آج کو تم کل پہ ٹال کر
کل آئے گا تو رکھوگے پھر کل پہ تم نظر
یہ آج کل کا سلسلہ کب تک چلاؤ گے
کب تک نہ واقعات کو خاطر میں لاؤ گے؟

عورت کی ذات سے یہ حقارت ہے گھور پاپ
اس پاپ کی تلافی کرے جپ کوئی نہ جاپ
جب تک کہ دیویوں کو پڑھایا نہ جائے گا
جو اُن کا حق ہے ان کو دلایا نہ جائے گا

دیہات کا ستارہ چمکنے نہ پائے گا
ان کی نجات کا نہ کبھی وقت آئے گا
لے لے کے اُپلے تھاپنے کا عورتوں سے کام
کر دی ہے تم نے سُندرتا کی زندگی تمام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اس کام کے لئے جو بنائیں یہ دیویاں
کیوں حسن سے پھر اس نے سجائیں یہ دیویاں؟

دیوی کے نام سے کیا کیوں ان کو سربلند
تھا سو بنایا یہی جو مقدّر میں ان کو گند؟

یہ دوش تم ہو مرد کی مرضی پہ دھر رہے
ایمان تم ہو ماتری شکتی کا کر رہے!

رسمیں بری مٹانے کا اب آگیا ہے وقت
مڑ مڑ کے جس کو دیکھتے ہو جا چکا ہے وقت

اس راستے پہ چلنا ضروری ہے آج کل
نکلے تمہاری مشکلوں کا جس سے کوئی حل

اندازہ یہ لگایا گیا ہے کہ سال میں
ہوتا ما کچھ آدھے سال نہیں کام ہی تمھیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بے کاریوں میں زِندگی آدھی گُزارنا
ہے دَوڑ زِندگی کی بُرے طَور ہارنا

کیا شاندار پھُول ہیں ہندوستاں کے پھُول
کر سکتے ہیں مُقابلہ ان کا کہاں کے پھُول؟
پانی ہیں ان کا بھر رہے سارے جہاں کے پھُول
ہیں بے فُروغ سامنے ان کے جِناں کے پھُول
ہندوستان میں وہ کھلائے گئے چمَن
فِردَوس سے بھی لے گیا بازی مرا وَطَن
قُدرت نے اِک بَنایا بہِشت آسمان پر
اور دُوسرا بَنایا بہِشت اِس جہان پر
اور اِس پہ اتفّاق ہے سارے جہان کا
یہ اِمتیاز حِصّہ ہے ہندوستان کا

ٌ سورگ - بہِشت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہندوستاں میں حسن ہے قدرت کا بے نقاب
سارے جہان کا یہ گلستان ہے انتخاب

ہر پھول اس چمن کا سندرتا کا ہے نچوڑ
رنگینیوں میں جس کا نہیں ہے کہیں بھی جوڑ

سیندوری، سرخ، پیلے، گلابی، سفید رنگ
ہیں جن کو دیکھ دیکھ کے دنیا کے باغ دنگ

گیندا، گلاب، موتیا، چنبا، کنول، رویل
صد برگ، جوہی، جن کا کہیں بھی نہیں ہے میل

ان سے لدے ہیں ہند کے گلزار، بن، پہاڑ
ویرانے جودھ پور کے، میواڑ کے اجاڑ

دل اس کے باوجود تمہارے نہ کھل سکے
یعنی تمہیں نہ پھول کھلانے کو مل سکے

یہ پھول تم گھروں میں نہ جب تک کھلاؤ گے
خود کھل سکو گے اور نہ کسی کو کھلاؤ گے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

لیکن کھلیں گے پھول نہ دیہات میں کبھی
یعنی نہ ہوگی روشنی اس رات میں کبھی

جب تک کہ دیویوں کو پڑھایا نہ جائے گا
نظروں میں ان کو اونچا اٹھایا نہ جائے گا

دو چیزیں ہیں جہان میں خوبی کا انتخاب
رکھتی نہیں ہیں جن کی دل آویزیاں[1] جواب

اک پھول ہیں کہ جن سے ہے زینت جہان کی
بستی کی، کائنات کی، گھر کی، مکان کی

اور دوسرے وہ بچے ہیں چالاک، تن درست
پھرتیلے، صاف ستھرے، طبیعت کے چاق و چست

یہ دونوں آنکھوں کو ہیں چمکاتی زینتیں
یہ چلتی پھرتی زینتیں، لہراتی زینتیں

---

[1] دل پسندیاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گندے گھروں میں ہوں گے نہ پیدا مگر یہ نور
مائیں جو گھر چلانے کا رکھتیں نہیں شعور

پیدا کریں گی یہ مہ و اختر وہ کس طرح
دیہات کو کریں گی منوّر وہ کس طرح

جب تک اُنھیں نہ پھُول کِھلانا سِکھاؤ گے
اِنسان اُنھیں پڑھا کے نہ جب تک بناؤ گے

اب تک وہی ہیں گاؤں میں کالے سیاہ گھر
سُورج کی رَوشنی کا نہیں ہے جہاں گزر

ہر صُبح ان کی شام ہے ہر شام تیرہ شام
چوہوں نے کر رکھی ہے وہاں زندگی حرام

جتنی بلائیں ہیں، وہاں موجود ہیں تمام
یہ عہد اور اِس میں جہالت کے یہ مقام!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ٹیکا ہے یہ کلنک کا بھارت کے نام پر
روتی ہے شان ہند کی دیہی نظام پر

با اختیار ہو کے ہوئے اختیار کیوں
چوہے تمہاری فصلوں کے ہیں حصہ دار کیوں؟

ڈھاؤ گے اس ستم کی نہ بنیاد کب تلک
چوہے کریں گے کھیتیاں برباد کب تلک؟

کیا اس کا کچھ علاج نکالا نہ جائے گا
اس بد بلا کو گاؤں سے ٹالا نہ جائے گا؟

ان ڈاکوؤں کا گاؤں میں اچھا نہیں قیام
کچھ ان کی لوٹ مار کا لازم ہے انتظام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دھاوا و بائیں کرتی ہیں دِن رات گاؤں پر
آتی ہیں نت نئی نئی آفات گاؤں پر
اور توڑتی ہیں ظلم وہ تم پر ہزارہا
برباد تم کو کرتی ہیں آ آ کے بارہا
ہر سال وہ تباہی مچاتی ہیں بے درنگ
بستی میں بھی اُجاڑ کے تم دیکھتے ہو رنگ!
وہ کب تلک رہیں گی تمہارے گلے کا ہار
کب تک رہے گا تم کو بھلے دِن کا انتظار؟
کب تک بنے رہو گے تم آفات کا شکار
بیماریوں کا مرگِ مفاجات[1] کا شکار

ٹیلے تمہارے کھیتوں کے نزدیک ریت کے
سب دُشمنوں سے یہ بڑے دُشمن ہیں کھیت کے

---

[1] ناگہانی موت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ٹِیلے کھڑے ہیں ریت کے اور بستیاں اُجاڑ
دِن ہو کہ رات، ان کی بَرابَر ہے مار دھاڑ
یہ مار دھاڑ کرتی ہے نقصان بے شُمار
رہتے ہو جس کی وجہ سے ہر وقت زیربار
ٹِیلوں پہ ریت کے کوئی سبزی لگاؤ تُم
یا ان پہ کوئی سبزہ گھنا سا اُگاؤ تُم
ٹِیلوں سے تاکہ ریت نہ آندھی اُڑا سکے
اور فصل کی نمی میں نہ کچھ فرق آسکے
تازہ رہے گا فصل کا جب قُدرتی نِکھار
بس یہ نِکھار گاؤں کا بیڑا کرے گا پار

ڈھونڈو اِک اس طرح کا کہیں گاؤں میں مقام
مِل کر اکٹھے بیٹھ سکیں جس جگہ تمام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اور اس کے ایک کونے میں اِک پُستکالیہ
قائم کرو، بناؤ اسے کام کی جگہ
سنسار بھر کے جس میں سماچار مِل سکیں
اور رشم جس قدر ہیں جہالت کے سِل سکیں
ودیا کا نور گاؤں میں جب جگمگائے گا
بھارت سر اپنا فخر سے اُونچا اُٹھائے گا

دیہات کا تمام ہے بگڑا ہُوا انتظام
سانجھا کوئی بھی مِلتا نہیں ہے وہاں مقام
کھیلوں کی گاؤں والوں کو ہو چاہ کس طرح؟
میلوں سے ہوں عوام تو آگاہ کس طرح؟
کسرت کا ہو وہاں تو ہو کس طور انتظام
بدبخت کس قدر ہیں یہ دیہات کے عوام!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بنجر زمینیں اِن کی پڑی ہیں اسی طرح
اور اُن پہ جھاڑیاں بھی کھڑی ہیں اسی طرح
محنت سے جی چُراتے ہیں اور ڈھونڈتے ہیں زر
قدرت کے اِبتدائی اصُولوں سے بے خبر!

جو محنتی ہے سب سے بڑا آج ہے وُہی
گھر کی وطن کی دیس کی بس لاج ہے وُہی
بستی میں ہے کوئی تو سمجھدار ہے وُہی
بھوکوں کا ہے کوئی تو مددگار ہے وُہی
مُکھیا وُہی ہے گاؤں کا سرتاج ہی وُہی
راجا وُہی ہے گاؤں کا مہراج ہی وُہی

پیشوں میں سب سے اچھا ہی پیشہ کسان کا
اَن داتا ہے کسان ہی سارے جہان کا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کھیتوں میں خُوب گہرا اگر ہل چلایا جائے

اور کام میں نئے نئے آلوں کو لایا جائے

کھیتوں میں لا کے کھاد گڑھوں کی مِلائی جائے

جو ڈالنے کے وقت ہی ان سے اُٹھائی جائے

اور اچھے اچھے بیج زمینوں میں بوئے جائیں

وہ بیج بوئے جائیں جو جنسیں گھروں میں لائیں

پانی ضرورتوں کے مُطابق لگایا جائے

اور قطرہ قطرہ کھیت میں اس کا کھپایا جائے

اُگلیں گی موتی ہیرے، گہر، لال کھیتیاں

بھر دیں گی ننگوں بھُوکوں کی سونے سی بیٹیاں

دیہات میں غریب کوئی رہ نہ جائے گا

آرام ہر طرح کا زمیندار پائے گا

کلجگ کا دور جائے گا ست جُگ کا آئے گا

دیہات کے کلیش جو سارے مٹائے گا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ہو گی زمین گاؤں کی خوشیوں کا آسمان
رہ جائے گا کہیں بھی نہ دُکھ درد کا نشان
اِک بار پھر کسان سر اپنا اُٹھائے گا
اور چار چاند اپنے وطن کو لگائے گا
آئیں گے پھر سورگ نظر ہند کے گرام
جھولا کریں گے جھولے میں آنند کے عوام
پھر سُکھ کی صبح آئے گی جائے گی دُکھ کی شام
ہو گا بہشت ہند کا ہر کونہ ہر مقام

تمام شد

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri